

حق البیاد سے واقف ہو کر اوسے اور دنیا الیہ آخرت کی راہ
 نجات اپنی آنکھ سے دیکھ کر اگلے پچتر سالہ مسطور کو پاسپ
 طبع مولوی صاحب موصوف نے بخیر فیض معروض عالم عام میں
 مامی مروج احکام شرح متین محباب بن الدین الدولہ وزیر الملک
 نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ والی بریا
 محمد آباد عرف لونا کے پیشکش کیا اوس پر جناب ممدوح نے بدیدہ
 غور و تحقیق نظر فرمائی بعض مقامات ایسے نظر آئے کہ غالباً جو
 غلطی کا تبیین یا تصحیف ناقلین کے قاعدہ اصول و فقہ سے
 مطابق نہیں ہوتے تھے اوتھیں نواب صاحب ممدوح نے
 بدل توجہ فرمائی اور جس کتاب سے قاضی صاحب علیہ الرحمہ
 نے حوالہ دیکر لکھا تھا اوس کتاب سے مطابق کر کے
 اون مقامات کی تصحیح کر دی اور ترجمہ یا ایضاح مطلب
 مطابق قاعدہ اصول و فقہ کے درست کیا اور ایک فصل
 بحایوں کے حقوق میں اپنی طرف سے زیادہ فرمائی
 شیخ الحداد المصنف والترجم والمصحح وجميع المبطلین
 بحر متہ نبیہ وآلہ واصحابہ مجتہبین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين
 والصلاة والسلام على سيد المرسلين وامام المتقين خیر
 خلق الله اجمعين وعلى آله واصحابه سراج الدین وخبز
 الطریق المستقیم یعنی سب تعریف خدا کو ہی جو پروردگار عالموں کا
 پروردگار ہے والا مہربان مالک روز جزا قیامت کا اور درود اور سلام اور
 سوا پر پیغمبروں اور پیشوا پر نیز گاروں اور بہترین خلق خدا کی ہی اور
 اوپر آل اور اصحاب اوسکی کی جو چراغ دین کی اور ستاری راہ مستقیم
 ہیں جان تو بہت تمکینت کمری تجھ کو اللہ تعالیٰ و دونوں جہان میں
 کہ اسلام کامل مراد ہوا اوس ہی کہ لشکر کل ذی حق حق ہے یعنی

ہر ایک خدا کا حق پورا پورا ادا کری تو یہ یقیناً اور بڑی فستور قسم سے
 حقون کی حق اللہ تعالیٰ کا ہی پہلی حق اللہ تعالیٰ کا ادا کری تو کثرت
 وجود اور تواضع وجود کی جو کچھ بین شبشبش اس کی ہی کوئی شریک
 اور سکا نہیں ہی ہو وہ کہ اندر جاتا ہی مددگار زندگی کا ہی اور جواب ہر تپا
 خوش کرنے والا طبیعت کا ہی سو ہر ایک صمیم و نچستین موجود ہیں اور
 ہر ایک نعمت پر ایک شکر واجب ہی طبیعت ہی نہیں ست زبان
 میں ایک کی طاقت ذرا بہ شکر نعمت ہی جو ہوا اس کی کوئی عمدہ برآ
 پہر جو توفیق شکر کسی نعمت کی نعمتوں ہی پاوی تو زبان ہی خواہ بہت
 پایا دل ہی عنایات اس کی ہی اور توفیق شکر کی ہی عنایات اس کی
 سی ہی سو درمیان ہر شکر کی کتنی شکر واجب ہوتی ہیں تو باہر آنا عہد
 شکر اور تعالیٰ شانہ کی سی محال ہی اور لازم ہونا تسلسل کا فرمایا اللہ تعالیٰ
 نِی وَ اِنْ تَعْلَمُ وَاِنَّهٗ اَلَّذِیْ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ اَنْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ لِّعِبَادٍ اِگر گزوم
 نعمتیں اس کی توفیق احاطہ کر سکو گی آج بیکمال اللہ تعالیٰ بخشنی والا صبر
 ہی یہ لفظ کلمہ غفور رحیم میں اشارہ ہی یہ کہ اللہ تعالیٰ فی ساتھ فضل اور
 رحمت اپنی کی تکلیف بالا یملاق نہیں دی اور ادا کرنا حق شکر کا بخشید یا
 اور معاف کیا اور ہوا اتفاق سمائی ہر سبکی شکر واجب کیا جتنی بقدر
 طاقت بشری کی ادائی شکر میں اس کی کوشش کی اور سکو سا فضل

اور رحمت انہی کیساتھ عینہ مبارکۃ کی شکر فرمایا یعنی بڑا شکر گزار
چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کی حق میں فرمایا اِنَّكَ كَانَتْ عِبْدًا
شکوراً یعنی تیرا بیخ بندہ بڑا شکر گزار اور جو کوئی ہو سکتی ہوئی
اوسکی شکر گزاری میں کوتاہی کرے وہ بڑا ظالم اور ناشکر نعمت کا
ہر دی کہ سچ شکر نعمتون بی انتہا ایسی شکر کی ادنی شکر سی یعنی تقدیر
سی تفسیر کی فرمایا اللہ تعالیٰ نِیْ وَ اِنْ تَعْلَمُوْا فِیْہِ اللّٰہُ لَا تُخْصِرُہَا
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفًا یعنی اگر گنہگار تم نعمتیں اللہ کی تو نہ سکوگی
احاطہ کرنا اگرچہ بیشمار انسان یعنی اکثر انکی سخت ظالم اور بڑی ناشکرین
اوسکی نعمتوں کی سوتوڑا سا شکر جو بندوں کی مطلوب ہی وہ یہ ہی
اوس پر جانہ تعالیٰ کو سارے نعمتون کمال اوسکی کی موافق نفس الامر بقدر
طاقت بشری کی پہچانیں اور اعتقاد و ن اور خلقت اور علون سی
جو کہ بر خدیات اوسکی ہی بجا لاوین جو کہ کہ اوپر ذمہ بندوں کی انہیں
سی واجب کیا ہے اوسکو ساتھ صفات کمال کی اوکرمین اور کبر و
اور نہیات جناب اوسکی سی پر ہر کرمین اور اوسکی رضائندی کو اپنی نفس
کی رضائندی پر اور تمام مخلوق کی رضائندی پر مقدم کہیں تو بیچ و
عَلِمَتْ نَفْسٌ مِّمَّا وَکَلَتْ وَاٰخِرَتْ لَیْ شَرِیْہِ ہُوْنَ یعنی نفس کس پر
رہنمائی کی جانے لگے ہیں فی کس چیز کو مقدم رکھتا اور کس چیز کو

سو خر کیا تھا اپنی نفس کی رضا کو خدا کی رضا سمجھ کر پیرا خدا کی رضا
 کو اپنی نفس کی رضا سمجھ کر پیرا یا اللہ تعالیٰ فی قل ان کانت اباکم
 و ابناءکم و اخوتکم و ازواجکم و عسیرتکم و اموالکم اقربکم
 و قاربکم فحقون کادھا و مساکین ترضونکم احب الیکم من اللہ
 و رسولہ و سبیلہ فی سبیلہ فقد تبصوا حقہ و انی اللہ یا ضرہ یعنی کہ
 اسی شخص اگر ہوں باپ وادی تمہاری اور بیٹی پوتی تمہاری اور برائی
 تمہاری اور پیسہ تمہاری اور کنبہ تمہارا اور مال جو کہانی تمہاری اور
 سوداگری کہ ڈرتی ہو تو وہی اسکی کو اور مکانات کہ پسندیدہ ہوتا
 ہیں بہت پیاسی نزدیک تمہاری اللہ اور رسول و سکی ہی اور جہا
 کرنی ہی اسکی راہ میں سو منہ نظر رہ رہا تک کہ لاوی اللہ تعالیٰ
 حکم اپنا یعنی خدایہ نیامین یا آخرت میں پسلمان کو چاہی کہ جو
 دوست رکھی واسطے خدا کی دوستی رکھی اور جو دشمن رکھی اسکی
 دشمنی رکھی اور جو کچھ دینی واسطے خیر الی دینی اور جو کچھ دنیوی واسطے
 خدا کی مذہبی اور جو دنیا الہ اپنی منہ میں یا اپنی بی بی یا اپنی اولاد کی
 منہ میں رکھی تو اس نیت ہی رکھی کہ اللہ تعالیٰ فی بھیڑ واجب کیا
 ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی من حج است یث
 و ان یض اللہ و اعطی اللہ و من اللہ فقد استکمل الایمان و روایت

کیا اسکو ابو داؤدنی ابی امامہ سی اور ترمذی فی معاذ سی یعنی جو شخص
 دوستی کری واسطی خدا کی اور دشمنی کری واسطی خدا کی اور دوستی
 خدا کی اور دشمنی واسطی خدا کی سو بیشک اسنی ایمان اپنا کامل کیا
 اور فرمایا علیہ السلام فی إِذَا اتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ تَفَقُّةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ
 يَحْتَسِبُهَا كَأَنَّهُ صَدَقَهُ رَوَايَتُ كِيَا اسکو بخاری اور سلم فی
 ابن مسعود رضی یعنی اگر خرچ کیا مسلمان فی اپنی اہل پر ساتھ نیت
 عبادت کی ہوگا واسطی اسکی صدقہ یعنی ثواب صدقہ دینی کا
 فصل چوتھیا نناوات اور صفات اور مرفعیات اور مکروہات
 حق سبحانہ تعالیٰ کا بلا واسطی پیغمبر و ن کی دشواری اور قلیل
 کافی نہیں ہی اس سبب سی ایمان لانا ساتھ کتاب و ن الکی اور
 رسول و ن کی اور ساتھ اسکی جولائی ہیں اسکو رسول و نخل ہوا
 ایمان لانی میں ساتھ حق کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی
 ایچ پی و ن قبیلۃ عبد القیس کو فرمایا اَتَدْرُؤْنَ مَا لَا يُبَاقُ بِاللَّهِ
 وَحْدَهُ یعنی کیا جانتی ہو تم ایمان ساتھ خدا کی واحد کی کیا ہی
 کہا اور نہوں فی خدا اور رسول اسکا خوب جانتا ہی فرمایا شَہَادَةُ
 اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی گواہی دینا ساتھ توحید
 خدا کی اور رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث

بخاری و مسلمین ہی روایت ابن عباس سی اور طاعت رسول اللہ کی
اطاعت خدا کی ہوئی فرمایا اللہ تعالیٰ فی من یطیع الرسول فقد
اطاع اللہ یعنی جتنی فرمان برداری کی رسول کی اوشی خدا کے
فرمان برداری کی اور محبت رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بیچ رنگ محبت خدا کی بلکہ عین محبت اللہ تعالیٰ کی ہوئی فرمایا حضرت
فی لا یؤمن من أحد کفر حتی اکون أحب الیک من والدیه وولدیه
والتائبون جمیعاً یہ حدیث صحیحین میں ہی روایت انس سی یعنی ایسا
کسی ایک تمہارے کا ہٹیک نہوگا جیتک زیادہ دوست نہوں میں نہوگا
اوسکی باپ او بیٹی اوسکی سی اور تمام لوگوں سی پے سوا او اگر ناحق لڑو
کا بھی طاقت بشری سی باہر ہی لیکن مطلوب بقدر طاقت کی ہی
ف اور وہ بجالانا و امر اور نواہی اوسکی کا ہی اور بہت درو بخیر
اوسپر اور محبت رکھنا ساتھ آل اور اصحاب اوسکی کی فصل پھر
جانتو کہ جو بھینچا ننا ذات اور صفات اور مضربات اور کمزریات
اوس سبحانہ تعالیٰ کا رسول خدا کی واسطی سی پونچا خاصہ ساتھ گوش
ظہار راشدین کی دین اسلام فی قوت اور رفیق پیکری اور قول
و فعل آنحضرت علیہ السلام کی فی کہ بے شبہ صحابہ کو معلوم تھی اور بہتہ نہو
معلوم نہ تھی اونی کوشش سی شہرت پائی مسائل اختلافی میں

ہر مسئلہ صحابہ کو جمع کر کے تحقیق کر کے جاری کرتی تھی سو او انکرا حق
 صحابہ اور اہلبیت کا عین او انکرا حق رسول خدا کا ہی او محبت او
 اطاعت او انکی ماتن محبت او اطاعت رسول خدا کی ہوئی فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی من احبہم و فحبی احبہم و من
 ابغضہم فبغضتی ابغضہم و من اذہم فقد اذانی و من
 اذانی فقد اذی اللہ روایت کیا اسکو ترمذی فی عبد اللہ بن
 مسفل سی یعنی حسنی دوست رکھا صحابہ کو سو بسبب دوستی میری کی
 دوست رکھا او انکو او حسنی دشمن رکھا او انکو سو بسبب دشمنی میری کی
 دشمن رکھا او انکو او حسنی ایداوی او انکو سو بیشک او شنی ایداوی
 مجھ کو او حسنی مجھ کو ایداوی سو بیشک او شنی ایداوی اللہ کو اور
 فرمایا حضرت فی اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر
 روایت کیا اسکو مسلم اور ترمذی فی خذیفہ ضامی یعنی پیروی کرو
 دو خلیفوں کی جو بعد میری ہوں ابوبکر اور عمر اور فرمایا حضرت
 علیکم بسنتی و سنت الخلفاء الراشدين من بعدی یعنی
 لازم کرو سنت میری اور سنت خلفاء راشدین کی جو بعد میری ہوں
 اور فرمایا ہی انا مدینۃ العلم و علی بابہا روایت کیا اسکو
 طبرانی اور عاکم فی ابن عباس سی یعنی میں شہر علم کا ہوں اور علی

درود از او منگاری اور فرمایا ای تبارک فیکر المتفکرین کیا کلام
فختر فی روایت کیا اسکو اسد اور طبرانی فی زید بن ثابت ہی تھی
میں چوڑی جاتا ہوں بعد اپنی تم میں دو بہاری ضمیر میں یعنی
جلیل القدر قرآن اور آل نبی کو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فی خبری و انقضت الحکمۃ من لدنہ الخیر لکرمہ او تم آدرا علم
اس میرا یعنی عایشہ رضی اور فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اصحابی
کا الجحیم یا یہوہ اقتد یثمد اقتد فیہم روایت کیا اسکو زین فی عمر
سی یعنی اصحاب میری مانند ستاروں کی ہیں جسکی بغیر ہی پیروی کرو گی
ہدایت کو پونچو گی اور یہی ایسی عزیزین فضائل صحابہ اور ان بہت
میں بہت ہیں فصل اسطرح ادا کرنا حق علماء و محدثین اور مفتا و
مجتہدین اور مصنفان کتب دین کا اور سلسلہ استاد و مل و علو طم
کا اور پیرو نکا جو استاد و علوم باطن کی ہیں برج رنگ حق صحابہ اور
اہلبیت کی دخل ہی ادا کرنا حق انکا ادا کرنا حق خدا اور رسول کا
ہی کہی لوگ وراثت میراث پیغمبر کی اور اوٹمانی والی دین کی ہیں
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ان ابکماء و سرت
الا نبیاء لکم بؤر فواد ینار اوکادہ شہا و ائمہ و ذوالفلس
روایت کیا اسکو اصحاب سنن فی بشرین قیس سی یعنی بیشک عالم لوگ

پانچواں سیرت انبیاء کی ہیں اور بیشک نبی سیرت نہیں چھوڑ گئی
 میں نہ دنیا راور نہ دھرم سوا اسکی نہیں کہ سیرت چھوڑ گئی ہیں علم
 اور فرمایا علیہ السلام فی فضل العالم علی العابد کفضل
 علی اذناکم فقد نزل انما یخشى الله من عباده العلماء روایت
 کیا اسکو ترمذی فی ابی امامہ سی اور واسعی فی مکحول اور حسن سی
 مرسل یعنی بزرگی عالم کی عابد پر مانند بزرگی سیری کی ہی اور فی
 تہامی پر پھر پڑ ہی میت مذکور کہ معنی اسکی یہ ہیں نہیں ورنہ
 ہیں خدا سی سب بندوں اسکی ہی مگر عالم لوگ اور فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی انما بعثت معکم یعنی اللہ تعالیٰ فی نہیں
 بھیجا ہی مجھ کو مگر واسطی تعلیم کرنیکی اور فرمایا حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فی اللہ أجود أجوداً وانا أجود بنبی ادم وأجود بکم
 بعدی رجل علم علماً فنشراً یا فی یوم القیمة أمة واحدة
 روایت کیا اسکو بیہقی فی النس فی سی یعنی اللہ تعالیٰ بڑا جواد ہی یعنی
 بڑا بخشش کرنے والا اور میں بڑا جواد ہوں آدمیوں میں اور بڑا جواد
 آدمیوں کا بعد میری وہ شخص ہوگا جسنی سیکھا علم یعنی علم میں پھر
 پہلایا اسکو آدمی کا روز قیامت کی ایک جماعت اکیلا لایا ہوا
 مراد وہ ہی کہ اگرچہ امتی ہی بنی نہیں ہی جوامت ساتھ اسکی لیکن

ایک جماعت شاگردوں کی مانند است کی بیوگی اور فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی یَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اَذِي الْعُلَمَاءِ
 وَدَمِ الشُّرَكَاءِ فَيَوْمَئِذٍ مِثْلُ اَذِي الْعُلَمَاءِ عَلٰی دَمِ الشُّرَكَاءِ اور روایت
 کیا اسکو وہی نبی عمران بن حصین ہی تینے قولی جاوے گی دن قیامت
 کی سیاہی عالموں کی اور خون شہیدوں کا بسو سیاہی عالموں کی
 بہاری ہوگی خون پر شہیدوں کی : اطاعت علما اور اولیاء کی اطاعت
 خدا اور رسول کی ہی اور محبت اُن کی محبت خدای تعالیٰ کی ہی ظاہر
 اللہ تعالیٰ فی اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ
 یعنی فرمانبرداری کرو خدا کی اور فرمانبرداری کرو رسول خدا کی اور
 اُن کی جو حکم خدا کا بندہ و نکو پوینچا وین یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اور اصحاب اور اہلبیت اُن کی علیہم السلام اور علمای ظاہر
 اور باطن کہ یہ بندی خدا کی ہیں حق اُن کی داخل حقوق العباد کی
 ہیں لیکن ملی ہوئی ساتھ حق اللہ تعالیٰ کی ہیں اگر بی لوگ
 نہ ہوتی کوئی خدا کو نہ پہچانتا اور حق اللہ کا ادا نہ کرتا اور فرمایا
 رسول مقبول علیہ السلام فی کَوْلَا هَذَا اَنَا اللَّهُ لَمَّا هَتَكَ بُسْطًا
 وَكَأَنَّهُ قَدْ تَنَاوَلَا صَلَاتِنَا یعنی اگر نہ ہدایت کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کا
 ساتھ اتارنی کتابوں اور بھیجنے رسولوں کی ہرگز پہچانتا ہی نہ

اور نہ سدا دیتی جہنمی اور از کوہ وغیرہ نکر فی اور نہ پڑھتی ہر نمازیہ لوگ
خوف میں یا دانی میں اونکی دیکھتی ہی خدایا و آتای اور دوستی دشمنی اور
دوستی و دشمنی سنا سنا کی ہی حدیث قرسی میں آیا ہی من عادی و عی
فقد اذا شہدہ فخر بربہ و آیت کیا اسکی بخاری فی ابی ہر شہد ہی یعنی جو
دشمنی کرے ساتھ ولی میری کی خبر دار کرتا ہوں میں اسکو لڑ لیکو ساتھ
اپنی اور یہ ہی حدیث قرسی میں آیا ہی اذ لیا عی من عبادي الذین
فقد کون یذکری و اذا کون یذکر فہم ر و آیت کیا اسکو بغوی فی یعنی
اولیا ہوں میری ہی وہ لوگ ہیں کہ یاد کی جاتی ہیں ساتھ یاد کرنی
میری کی اور میں یاد کیا جاتا ہوں یاد کرنی اونکی ہی یون ہی حدیث
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا ہی قسم و دوسری حقوق العباد ہی
حق اون لوگوں کا ہی کہ وہ منظر ہیں بعضی حقوق اللہ تعالیٰ کی اور ظاہر
میں واسطہ پڑی ہیں بیچ پرورش کرنی اور روزی پونچانی اور
مانند اسکی کی چنانچہ مان باب واداد ایدان آور وہ لوگ کہ ظاہر
میں اللہ تعالیٰ ساتھ وسیلی اونکی کی روزی پونچا تا ہی یا اونسی
پرورش کر تا ہی یا کسی طرح کا انعام مالی یا راحت بدنی یا عزت
یا کوئی فائدہ اونکی واسطی ہی پونچا تا ہی شکرا و نجا ہی مانند مان باب
کی واجب ہی فرمایا رسول قبول علیہ الصلوٰۃ والسلام فی من کہ

بِشَكَرٍ النَّاسُ لَوْ شَكَرُوا لَافْتَدَتْهُ رِوَايَتُ كَيْفَا اسکو جو سلم اور مرند سی فی فی الی ہیر
 ندی سی ہی تہی جہنی نہ شکر کیا آدمی کا اوستی نہ شکر کیا خدا کا شکر
 اور اکثر ان ہی حق مان باب پ کی چین فرمایا اللہ تعالیٰ لی وَوَقَّعْنَا
 الْاِنْسَانَ بِوَلَدِهِ حَمَلَكُمُ امْتَحَنًا وَهَمًّا عَلٰی وَهْمٍ وَفَصَّلَكُمُ فِيْ مَا مَسَّبَ
 اَنِ الشُّكْرُ لِيْ وَكَوَالِدِيْكَ يَعْنِيْ حُكْمُ كَيْفَا ہنی انسان کو یہ کہ نیکی کریں
 مان باب کی نیکی کرنی اوسکی مان فی ہر پش بین اوٹھایا اوسکو ساتھ
 مشقت کی مشقت پر اور دوبرس اوسکو دودھ پلایا یہ کہ شکر کریں
 اور ان باب اپنی کا یہ حکم قرآن مجید میں کسی جگہ آیا ہی اور
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کہا میں نے ذکر کیا ہی شکر
 کرنی اور ایذا دینی والدین کو جیسا کہ فرمایا اَلْكَفَّاءُ اِلَّا شُرَاكَ
 بِاللّٰهِ وَتُعْقُوْهُمُ الْاَوْدَانُ الْحَدِيْثُ رِوَايَتُ كَيْفَا اسکو جو سلم
 فی عبد اللہ بن عمر سی مراد عقوق سی ستانا اور بی حکمی کرنا ہی عق
 ساتھ زبر عین اور تشدید قاف کی معنی شوق اور قطع کی ہین خلاف
 بتا اور صلہ کی شوق کہتی ہین بچاڑ نیکو اور قطع کاٹنی کو اور بر نیکی
 کرنی کو اور صلہ جوڑنی اور ملا نیکو اور امام احمد فی سعاد بن جہل سی
 روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی واسطی دس چیز
 کی وصیت کی ایک وغین ہی فرمایا اَلْاَشْرَافُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلَتْ

أَوْ خَرَجْتَ وَكَأَنَّهُمْ وَالِدَ بَيْتٍ وَإِنْ آمَنَّا لَكِ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ
 وَمَلَائِكَةُ الْجَنَّةِ لَعْنَى شَرِكِهِ مَسْتَكْمَرًا سَاهِبًا لِكُلِّ حَبِيرٍ وَكَأَنَّهُمْ
 كَمَا جَاءُوا تَوَاجُجًا يَأْجَاوِي تَوَابِطَ بَنِي مَكْمَلٍ مَانٍ بَابِ كِي مَسْتَكْمَرًا كَمَا جَاءُوا
 كَرِيمِينَ وَهَبَهُمْ سَاهِبًا سَابِتًا كِي كَمَا هَبَهُمْ جَاهِلٍ أَوْرَالٍ نَبِيٍّ هِيَ لَعْنَى
 أَنْبِيَاءِ بَنِي أَوْرَالٍ وَدُونِ كَوَاوُنِ كَهْنِي هِيَ هَبُورِي أَوْرَبْجَارِي وَكَلَمٍ
 نَبِيٍّ أَلِي هَبِيرِي هِيَ رَوَايَتُ كِي هِيَ كِي كَمَا هَبَهُمْ مَرُونِي سَبُورِي أَصْلِي أَسْلَمِي
 أَلَمٍ وَكَلَمٍ هِيَ بُوْحِي كَمَا هَبَهُمْ لَانُوقٍ وَاسْطِي نِيكَ صَحْبَتِي كِي كُونِ هِيَ فَرَايَا
 مَانِ تِيرِي كَمَا هَبَهُمْ كُونِ هِيَ فَرَايَا مَانِ تِيرِي كَمَا هَبَهُمْ كُونِ هِيَ فَرَايَا
 مَانِ تِيرِي كَمَا هَبَهُمْ كُونِ هِيَ فَرَايَا مَانِ تِيرِي كَمَا هَبَهُمْ كُونِ هِيَ فَرَايَا
 تِيرِي هَبِيرِي قَرِيبٍ تَرِيدٍ قَرِيبٍ تَرِيدٍ لَعْنَى هَبِيرِي هَبِيرِي مَانِ زِيَادَةٍ تَرِيدٍ هَبِيرِي
 وَهِيَ هِيَ أَوْرَبْجَارِي حَضْرَتُ نَبِيٍّ رَغِيمٍ أَنْفَهُ رَغِيمٍ أَنْفَهُ رَغِيمٍ أَنْفَهُ هَبِيرِي
 تَمِينَ بَارَ فَرَايَا خَالِكٍ أَلُوْدِهِ هَبِيرِي نَاكٍ أَوْرَبْجَارِي لَوْكَونِ نَبِيٍّ وَهِيَ كُونِ
 هِيَ بَارَسُولُ اللَّهِ فَرَايَا مَانِ أَدْرَكَ وَالِدَهُ عِنْدَ الْبَيْتِ بِرَاحَةً هَبِيرِي
 كَلَمٍ لَوْكَونِ الْجَنَّةِ رَوَايَتُ كِي أَسْكُو سَكْمَ أَلِي هَبِيرِي هَبِيرِي هَبِيرِي
 مَانِ بَابِ أَنْبِيَاءِ كُونِ تَرِيدٍ بَرِطَانِي كِي كِي كَوَاوُنِ كَوَاوُنِ وَهِيَ وَهِيَ
 جَنَّتِ مَانِ لَعْنَى أَوْرَبْجَارِي أَوْرَبْجَارِي هِيَ مَحْرُومٌ رَهَا كَمَا وَهِيَ مَوْجِبُ دَخُولِ جَنَّتِ
 كَا تَمِي أَوْرَبْجَارِي نَبِيٍّ ابْنِ عَمْرِو هِيَ رَوَايَتُ كِي كِي كَمَا هَبَهُمْ مَرُونِي كَمَا

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا تیری
 ماں ہی کہانہیں فرمایا خالہ ہی کہا ہی فرمایا ساتھ اسکے نیکی کر اور
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی سبیل اللہ فی سبیل اللہ
 اَصْبَحَ لَكَ بِابْنِ مَقْشُوحٍ مِنَ الْحَبَشَةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا
 وَمَنْ أَمْسَى عَاصِيًا لِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بِابْنِ مَقْشُوحٍ مِنَ الْبُخَارَى
 وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا جو کہ فی صبح کری اس حال میں کہ قرآن پڑھائی
 کر نہیو اللہ خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنی کی یعنی حق اونکا ادا کرتا ہی
 صبح کرتا ہی اس حال میں کہ ثابت ہی اوسکی لئی دو دروازہ کھلی
 ہوئی بہشت ہی اور اگر نہیو ایک ماں باپ میں ہی یعنی اطاعت کیا
 گیا ہی ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرتا ہی اس
 حال میں کہ نافرمانی کر نہیو اللہ خدا کی حق میں ماں باپ کی صبح
 کرتا ہی اس حال میں کہ کھلی ہیں اوسکی لئی دو دروازہ دوزخ سی
 اور اگر نہیو ایک ماں باپ ہی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ
 کھولا جاتا ہی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر صبح
 والدین اوپر ظلم کری فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی تین بار
 وَإِنْ ظَلَمَ وَالِدَاكَ فَإِنْ ظَلَمَكَ فَإِنْ ظَلَمَكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ
 اوپر ظلم کریں اگرچہ اوپر ظلم کریں اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وَاللّٰهُ سَلَّمَ فِي مَامِنْ وَلَكِنْ بَارِئُ يَنْظُرُ اِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةً رَّحْمَةً اِلَّا
 كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ لِكُلِّ نَظْرَةٍ حِجَّةً مَّبْرُورَةً يَعْنِي نَهْنِی ہى كولى
 فرزند نيكى كه و كيتاى طرف والدین اپنى كى ساتھ رحمت كى بركت
 كه كيتاى اسد تعالى واسطى اوسكى عوض ہر گاہ كى ثواب ايك حج مقبول
 كالوگون نى كنيا رسول اللہ اگر و كيتى ہر روز سو بار فرمايائيم اللّٰهُ
 اكْبَرُ وَاَطْيَبُ يَعْنِي ہاں اسد تعالى بہت بڑاى او بہت پاكيوہى
 يعْنِي اوس پيرى كه تمہارى گمان ہى ہى كه كيونكر لكھا جاو كھا عوض
 ہر نظر كى حج مقبول روايت كيا ان و و وزن حدیثون كوہى تھى نى بن
 عباس سى ايك شخص نى كنيا رسول اللہ بن ارادہ جہاد كا كيتا ہوں
 فرمايائى ہاں ہى كھاى فرمايا اوسكى خدمت ہى روى بہت اوسكى
 قدسوں كى نچى ہى حديث اِنَّ الْجَنَّةَ مِثَّتْ اَفْكَامٌ اَمْثَلُكُمْ تَحْقِيقُ
 جنت نچى قدسوں اؤن تمہارى كى ہى روايت كيا اسكوہى نى معاذ
 بن جابر سى اور كھا ابن عمر نى نيا رسول اللہ ميرى بى بى ہى ہى اسكو
 بہت پيار كرتا ہوں اور مان ميرى اوسكو ہر اجانتى ہى فرمايا اوسكو
 طلاق دى اور تہ زندى اور ابو ذر اؤونى اسكو ابن عمر سى روايت كى
 ہى ايك مروى حضرت سى پوچھا كه حق مان باپ كا كيا ہى فرمايا وہ
 بہت اور ورنج تيرى ہى ابن ماجہ نى اسكو ابى امامت سى روايت كيا

اور ایک شخص باپ حضرت کی آیا اور کہا کہ باپ میرا محتاج ہی میری رائے
 یعنی چاہتا ہی کہ مال میری لیوی فرمایا اَنْتَ وَمَالُكَ لَا يَبْنِيَنَّ
 اَوْ لَا يَكُوْنَنَّ اَصْحٰبُ كَسْبٍ كَمَا وَاعَدْنَا مِنْ كَسْبٍ وَلَا يَكُوْنَنَّ رَوٰیۤتُ كَمَا
 اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ابن شعیب سے اور ابن ابی بابہ سے اور شی
 اوکی راوی سے یعنی تو اور مال تیرا واسطے باپ تیری کی ہی بیشک نہ ولا
 تمہاری بہت پاک کمائی تمہاری ہی ہی کہا کہ کمائی اولاد اپنی کی ہو
 فقہ بیان باپ راوی کا جو غلبہ ہوں اگرچہ طاقت کمائی پر
 رکھتی ہوں بیٹی آزاد و عاقل بالغ پر جو قدرت کمائی پر کہ کتنا ہو چاہے
 ہی اگرچہ بیان باپ کا فرہون زمیون صحیحین میں اسوار بہت ہی بڑی
 روایت ہی کہ کسی نے حضرت رسول کریم سے پوچھا کہ مان میری آئی
 ہی اور کا فرہی کیا صلہ رحمی ساتھ اوکی کروں میں فرمایا مان کہ
 فرمانبرواری اور رضا جوئی اوکی واجب ہی لیکن گناہ کی کام میں او
 ترک فرائض میں نہیں ترندی فی عید اللہ بن عمر سے روایت کی کہ فرمایا
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رضامندی خدا کی باپ کی خواہ
 میں ہی اور ناخوشی خدا کی باپ کی ناخوشی میں ہی فرمایا اللہ تعالیٰ
 فِیْ وَاِنْ جَاهِدَاکَ عَلٰی اَنْ تُشْرَکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا
 تُقَاتِلْہُمْ مَا وَصَّیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مَا مَشْرُوْدٌ فَاَقْبَلْہِ اَوْ اِذَا لڑائی کہ میں

والدین تیری اسپر کہ شریک کر تو ساتھ میری کسی چیز کو کہ تو علم اور حکمت
 نہیں رکھتا ہی یعنی علم تو حید کا تو رکھتا ہی سو اس امر میں فرما بڑا ہی
 اونکی ست کر اور دنیا میں ہمراہی بخوبی ساتھ اونکی کر فرمایا حضرت نے
 لَا طَاعَةَ لِلْخَلْقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ روایت کیا اسکو امام احمد
 اور حاکم نے عمران سی اور حکیم فی عمر والغفاری سی اور صحیحین میں ہی
 طَاعَةَ الْوَلَدِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْصُوفِ
 یعنی جائز نہیں ہی فرمانبرواری کی سیکی بیج نافرمانی خدا کی فرمانبرواری
 جائز نہیں ہی مگر اس میں جو شرع میں جائز ہی فصل تمام حقون باپ
 کی سی دوستی کرنی ہی ساتھ دوستون باپ کی اور بھلائی کرنی ساتھ
 دوستون باپ کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اَنَّ مِنْ
 اَبْوَابِ صِلَةِ الرَّجُلِ اَهْلَ وَدَّ اَبِيهِ لَعَلَّ اَنْ يُّوْتِيَ رِوَايَتِ کَیَا
 اسکو مسلم نے ابی عمر سی یعنی کمال بھلائی وہ ہی کہ ملاپ اور سلوک کر
 ساتھ دوستون باپ کی چھی او سکی اور صلہ مرا وہی ملاپ اور اخلاص
 کرنی ہی ساتھ رعایت مالی اور خدمت بدنی اور خوبی اخلاق کی فصل
 بیج حق اقربا کی تمام حقون والدین سی ملاپ و بھلائی کرنی ہے
 ساتھ اولاد اونکی کی یعنی ساتھ بھائیون اور بہنوں اور خالاؤن لکھا
 اور اولاد اونکی کی جس قدر نسب میں قریب زیادہ ہو اس ہی قدر حق

اوسکا زیادہ ہو وی اللہ تعالیٰ فی کئی جگہ فرمایا ہی وَاَتِ ذَٰلِكَ الْقِسْمَ
 حَقَّهٖ یَعْنِی دمی صاحب قرابت کو حق اوسکا اور سب سے ہر شخص کو
 جو مال اسی پر واجب ہی اسی پر نفقہ ذی رحم محرم کا کہ مفلس ہو اور کما
 کی قدرت نہ کر سکا ہو اگر مسلمان ہو فرمایا اللہ تعالیٰ فِی وَعَلَى الْوَارِثِ
 مِثْلُ ذَٰلِكَ یَعْنِی وارث پر نفقہ واجب ہی مانند نفقی اولاد کی اور
 جو کوئی اپنی ذی رحم محرم کا مالک ہو وی تو مالک ہوتی ہی آزاد
 ہو جاوی اگرچہ کافر ہو فرمایا حضرت علیہ السلام فِی مَنْ مَلَكَ ذَا ذَرِّعٍ
 كَحَدِّمْ مِنْهُ مُتَّبِعٌ عَلَيْكَ رَوَايَتِ كِیَا اسکو احمد اور ابو داؤد اور
 حاکم فی سمرقانی یعنی جو کوئی کہ مالک ہو وی اپنی ذی رحم محرم کا اور
 اوسکی آزاد ہو وی اور جمع کرنا دو عورتوں ذی رحم محرم کا حرام
 ہی کہ موجب قطع رحم کا ہوتا ہی اور اقربا سی جو کہ محارم سی نہیں
 اگرچہ نفقہ اوسکا واجب نہیں ہی لیکن صلہ اوسکا یعنی ملاپ اور
 سلوک کرنا اوس سی واجب ہی اور قطع رحم حرام ہی اور اسوقت
 کہ فی انہی جائز نہیں ہی عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا قَرَّبَ مِنْہٗ قَامَتِ الرَّحِمُ
 وَآخَذَتْ الرَّحِمُ بِرَحْمَتِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ لَیْسَ مِنْہٗ اَمَّا قَامَتِ الرَّحِمُ
 مِنَ الْفَطْرِ عَزَّ قَالَ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ قَامَتِ الرَّحِمُ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

فقط حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ
فی جو کوئی تنجا جوڑے گا میں ساتھ اس کی جوڑوں کا اور جو کوئی تنجا
کا ٹیگا میں اس کی کاٹوں گا اور عایشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے اس کی ہی
از بخیرین میں جیسے میں نے علم ہی مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رحمہ تعالیٰ قریب کا بہشت میں داخل ہو گا اور
بہشتی نے جب اسد بن اونی سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اکہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت نازل نہیں ہوتی اونپر جن میں کوئی شخص
قاطع رحم ہوتا ہی اور واجب ہوتی میں صلہ رحم کی اور حرام ہوتی
میں قطع رحم کی حد میں بہت آتی ہیں ایسی کہری پر لازم ہی کہ بہت
اپنی خبر وار ہو وی تا صلہ رحم کہری اور قطع رحم اس سے ظہور میں نہ آوے
فصل حقوق بہائیوں اور صلہ رحم اور عذاب حقوق اور
قطع رحم میں جامع صغیر میں ہی حق کیوں کہ اخوة علی صغیر صغیر
حق والد علی ولدہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق بڑے
بہائی کا چھوٹی بہائی پر مانند حق باپ کی ہی بیٹی پر یعنی بیچ بگاہ نہی
حرمت اور تعظیم اور توقیر اور مشورہ اس کی آتش بیہ اس میں واسطی
مبالغہ کی ہی نہ واسطی مماثلت کی روایت کیا اس حدیث کو بہت ہی
ساتھ سند ضعیف کی سعید بن عاص سے روایت کیا اس میں ہی کہ فرمایا حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی لَئِنْ مَنَّا مَنْ لَمْ يَخَفْ سَخِرَ بِنَاوَيْتُمْ كَيْدًا
 یعنی نہیں ہی ہماری طریق پر وہ کوئی کہ نہ رحم کیا اونی چھوٹی اپنی پر
 یعنی مسلمانوں میں سی آور نہ تو قیر کی بڑی اپنی کی یعنی بڑی عمر والی
 کو چھوٹی عمر والی پر شفقت اور احسان اور محبت کرنی چاہی اونی
 ہی چھوٹی عمر والی کو بڑی عمر والی کی تو قیر اور ادب کرنا چاہی ہی
 کیا اس حدیث کو ترمذی نے ساتھ سند صحیح کی الشی سی اور حق سبحا
 تعالیٰ نے اوس شخص پر لعنت کی ہی جو فساد کرتا ہی زمین میں اور
 قاطع رحم اور فرمایا فَوَلَّكَ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي
 الْاَرْضِ وَتَقَطَّعُوا اَرْحَامَكُمْ اُولَئِكَ الَّذِينَ يَخْتَفُونَ لَلّٰهُ فَا
 وَاعْلَمِي اَبْصَارُهُمْ قَرِيبٌ هِيَ جَوْهَنہ پیر وگی تم اللہ کی حکم سی یہ کہ
 فساد کرو زمین میں اور قطع کرو قرابتوں اپنی کو وی لوگ ہیں کہ
 لعنت کی اور پیر اللہ تعالیٰ نے سوہرا کرو دیا اونکو کہ حق بات نہیں سنٹی
 ہیں اور اندھی کر دین آنکھیں اونکی کہ حق بات نہیں دیکھتی ہیں اور
 امام احمد و ترمذی نے لعنت نیرید پر جائز رکھی ہی بسبب برا بیون بیشیا
 اوسکی کی اور بنا بر قطع رحم کرنی اوسکی کی اور ساتھ اس آیت کی تہلیل
 کیا ہی اونہوں نے اس پر سوال دو قرابت داروں سی اگر ایک
 ساتھ دوسری کی پر صلہ کی اور قطع رحم کری دوسری کو اوس ہی قطع

جائزہ یا نہیں جو اب دوسرے کو لازم ہی کہ صلہ کری قطع ٹکری
 و بال قطع رحم کا قطع رحم پر ہوگا اور برکتیں صلہ رحم کی وصال کرنیوالے
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی لیلۃ التَّوَابِ اَصْلُ رَاٰکُمْ اَفِیْ
 وَلَکُمْ التَّوَابِعُ اِلَیَّ اِذَا قُطِعَتْ رَحْمَةٌ وَصَلَتْ رَوَاہُ ابْنُ کَیْسٍ
 بخاری فی ابن عمر رضی اللہ عنہما و فیہ کہ نیک کی بدی نیک
 کری وصال کرنیوالا وہ ہی کہ اگر قطع کیا جاوی اور ہی رحم وہ وصال
 کری یعنی عوض بدی کی نیک کری بیت بدی را بدی سہل
 باشد جزا اگر مردی احسن الی من اساءہ مسلم فی ابی ہریرہ
 سے روایت کی کہ ایک مرد نے کہا حضرت سے کہ
 یا رسول اللہ میرے اقربا بہن مین او سے ملاپ کرتا ہوں
 اور وہ مجھ سے کٹتے ہیں مین ساتھ او کے نیک کرتا ہوں
 اور وہ مجھ سے بدی کرتے ہیں اور مین او سے بدی کرتا ہوں
 کرتا ہوں اور وہ ہم پر جہالت کرتی ہیں فرمایا حضرت فی لای کُنْتُ
 کَمَا قُلْتُ فَإِنَّمَا تَسْقُوهُمْ الْمَلَّ وَلَا یَزَالُ مِنْ اللّٰهِ مَعَاكَ ظَهْرٌ عَلَیْکُمْ
 مَا دُمْتُ عَلٰی ذٰلِکَ یعنی اگر ایسا ہی ہی جیسا کہ کہتا ہی تو گویا تو کہلاتا
 ہی او کو یہ بھول کر مہنی آگ کہلاتا ہی تو کہ ہلاکی او کی ہی اوریشہ
 اللہ تعالیٰ ہی تجکو مدد دے گا ہی ہوگی او پر جب تک تو اس عادت پر رہیگا

قائم و صاف ترہیں تو آپ خیرت کی سبب دنیا میں ہی بہت فائدہ
 ہیں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَبِّحَ
 لَهُ دُرُّ قَدْحٍ وَيُسَالِيَ فِي أَثَرِهِ فَلَيْسَ مِنْ رَجُلٍ فِيهِ رَوَايَةُ بَخَّارٍ أَوْ سَلَمٍ
 مِّنْ هِيَ النَّسَبُ لِي عَمِّي جَوَ كُوْنِي چاہی کہ کشائش ہو او سکی روزی میں
 اور باقی رہی ذکر او سکا اپنی رہنی اولاد یا مانند او سکی ہی ذکر کر نیوالی
 خیر کی سبب چاہی کہ ملکہ رحمہ کرمی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فی مَنْ كَسَا مِنْ أَتْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَوْحَا مَسْكُوفَاتٍ صِلَةُ
 التَّحِيُّمِ حَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَسْخَرَةٌ فِي الْمَالِ مَنَسَاةٌ فِي الْأَثَرِ وَآيَةُ كَمَا
 اسکو ترندی فی ابی ہریرہ ہی یعنی سیکو اپنی سببوں ہی او سقد کہ ملاؤ سنا
 او کی ناتون اپنی کو اس کی قرابت والوں کو جانتی ہو تا کہ صلہ رسم
 کر سکو پس تحقیق کہ ملکہ رحمہ موجب محبت کا ہی اپنی لوگون میں سبب
 زیادتی کا ہی مال میں اور باقی رہنی ذکر کا اور قاطع رحمہ کو سوا ہی سکی
 کہ غدا آپ خیرت میں ہو گا وبال دنیا میں ہی لاحق ہوتا ہی فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مَا مِنْ ذَنْبٍ خَيْرِي أَنْ يُجَلَّ اللَّهُ بِصَاحِبِهِ
 الْقُضُوبَةُ فِي الثَّنَاءِ مَعَ مَا يَدْخُلُ فِي الْأَخْبَرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ
 التَّحِيُّمِ وَآيَةُ كَمَا اسکو ترندی اور ابو داؤد فی ابی بکر سی یعنی کوئی گنا
 نہیں ہے زیادہ لائق اس بات کی کہ جلدی کرے اللہ صاحب و سکی کو

عذاب اور وبالِ نیا بین ساتھ سکی کہ ذخیرہ رکھا جاویں عذاب کا وہ
 اسکی آخرت میں بغاوت کرنی ہی ساتھ پادشاہ عادل کی اور قطع کر
 رحم ہی باغی اور قاطع رحم کو دنیا اور آخرت میں دو تون جبکہ عذاب
 دیا جاویگا اور یہی نبی الہی بکر رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کل الذنوب یغفر اللہ مینہا
 ما شاء الا حقوق الوالدین فانہ یحجل لصاحبہ فی الحیوة قبل
 المات یعنی جو گناہ ہو بخشتا ہی خدا او سکو جو کچہ چاہتا ہی سو امی ایذا
 دینی مان باپ کی سو پیشک جلد پونچاتا ہی او سکی کمرنیوالی کو عذاب
 زندگی میں مرنی ہی پہلی فصل جو بنظر حقوق مان باپ کی صلہ رحم
 بہائیوں اور بہنوں اور اقربا کی ساتھ واجب ہوا تو نظر کرنی بی تکرار
 او پر حقوق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اور پیرن اور استاد
 صلہ اور نیکی کرنی ساتھ جماعت سادات اور شاخ اور اولاد پیرون
 اور استادون کی ہی ضروری فرمایا اللہ تعالیٰ فی قل لا اشدکم
 علیہ اجر الا المودۃ فی القرۃ یعنی کہ ای محمد میں نہیں مانگتا ہوں
 بیشی تبلیغ رسالت پر فرووری مگر دوستی کہنی بیچ اقربا میری کی تمکو
 چاہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی قل ان کان للرحمن و لدا فانا اول
 العابدین یعنی کہ ای محمد ان لوگون کو جو واسطے خدا کی بیٹا مقرر

پاک ہی اللہ تعالیٰ اوس ہی اگر ہوتا واسطیٰ حرمین کی بیٹیا تو میں پہلی
 عبادت کرتا اللہ تعالیٰ پاک ہی اس ہی آسمیٰ میت ہی معلوم ہوتا ہی
 کہ جس شخص کا حق کسی کی ذمی ہو تو چاہی ساتھ اولاد اوسکی کی حق ادا
 کمری سوال اولاد سادات اور بزرگ زاووشی اگر کوئی فاسق یا
 کافر یا رافضی ہو جاوی تو ساتھ اوسکی کیا سلوک چاہی کرنا جواب
 اگر فاسق ہو نصیحت کرنا چاہی اور اوس کا حق ادا کرنا چاہی اور اگر
 رافضی اور ماندا اوسکی ہو کہ ساتھ کفر کی پہنچا ہو اوس ہی دوستی
 نچا ہی کرنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَوَلُّوْا قَوْمًا**
غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَكْسِبُوْنَ الْآخِرَةَ كَمَا كَسَبُواْ الْاَوَّلَ إِنَّهُمْ
أَصْحَابُ الْقُبُوْرِ یعنی اسی مسلمانوں دوستی نہ کرو ان لوگوں ہی کہ خدا
 غضب رکھتا ہی ان پر بیشک ناسیدین آخرت ہی جیسا کہ ناسیدین
 کفار اہل قہور ہی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی **نوح علیہ السلام کی بیٹی کی حق**
مِنْ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ اور فرمایا رسول خدا
صلى الله عليه وآله وسلم **فِي اَنَّ اَبِيْ فُلَانٍ لَّيْسُوْا اِلَىٰ بِاَوْلِيَاءٍ اِنَّمَا**
وَلِيَّتِيْ اِنَّهٗ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَكِنْ لَّهٗمْ رَحِمٌ اَبْلُوْا بِبِلَالٍ هَآدٍ
 کیا اسکو بخاری و مسلم فی عمرو بن العاص ہی یعنی آل ابی فلان نہیں بن
 میری دوست سوا اسکی نہیں کہ دوست سیر خدا ہی اور اچھی سلمان

لیکن ان کو ساتھ سیری قربت ہی ترک کرتا ہوں میں اس کا ساتھ نہ لوں
 اور کسی کی یعنی صلہ جمع کرتا ہوں اور نہ ہی اس حدیث سے سمجھا جاتا
 کہ سادات اور پیرزادی اور قربانی اپنی اگر کافر ہوں یا رافضی یا خارجی
 کہ حد کفر کو پہنچی ہوں دوستی ان سے کرنا بجا نہیں لیکن صلہ رخی اور
 احسان سے دریغ نہ کر کی فرمایا اللہ تعالیٰ فی کلامہ **لَا يَنْهٰكُمْ اللّٰهُ عَنِ الدِّينِ**
لَكُمْ بَيْنَاكُمْ فِي الدِّينِ وَكُلُّكُمْ فِي دِينٍ وَإِذَا كُنْتُمْ فِي مَقْعَدٍ
الْيَوْمِ یعنی نہیں منع کرتا ہی تم کو اللہ تعالیٰ اور نہ لوگوں سے کہ نہیں
 لڑائی کی ہی اور نہوں فی تہی دین کی کام میں آور نہ کال دیا تم کو تمہاری
 مکانو نشانی سے کہ نیکی کر و ساتھ ان کی اور اس سے کہ انصاف کرو تم سے
 ان کی اپنی کفار اہل ذمہ پر احسان اور سبکی کرنا منع نہیں ہی **فَصَلِّ** اور **وَالْمُؤْمِنُونَ**
 ساتھ حق والدین کی حق دانی کا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فی حرام کیا ہے و و
 پینی ہے جو کچھ حرام کیا ہے نسب سے اور جمع کرنا و بہنوں رضاعی کا حرام ہے
 جیسا کہ جمع کرنا و بہنوں نسبتی کا تاکہ موجب قطع کا نہو ابی داؤدنی ابی ہاشم
 سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی واسطی دانی اپنی کی
 چادر اپنی بچپادی اور اوپر بٹھا یا قسم تالیث اور قسم حقون سے حق اور
 لوگوں کا بھی کہ اللہ تعالیٰ فی ان کو منظر تہاری اور الکیستہ اپنی کا بنایا اور
 وہ حق بادشاہ مسلمان و امیر مسلمان اور حق قاضی کا بھی رعیت پر اور حق

خاوند کا جو روپ اور حق میان کا غلام سپرد اور حق گہری لاکٹ گہری گہری
 کہ بند و بیست ملک اور شہر اور گھر کا حکومت سی تعلق رکتا ہی فضل
 اطاعت بادشاہ اور حاکم شہر اور امیر لشکر کی واجب ہی رعیت پر اس امر
 میں کہ خلاف شرع حکم نکرے اگرچہ خلاف طبیعت اور نکی کی ہوسٹوایا
 اللہ تعالیٰ نِیَ اطِيعُوا اللَّهَ وَ اطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِی الْأَمْرِ مِنْكُمْ
 بادشاہ بھی و الامر میں داخل ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی من
 اطاعنی فقد اطاع اللہ و من عصانی فقد عصی اللہ و من یطع
 الامیر فقد اطاعنی و من یعص الامیر فقد عصانی و انما الامام
 حجتہ یقاتل من ورائہ و یتقی بہ فان اھماً یتقوی اللہ و عدل
 فان لہ بذلك اجرًا و ان قال بغیرہ فان منہ علیہ لفظ و نردا
 بیان ہی بخود ہی و آیت کیا اسکو بخاری مسلم فی ابی ہریرہ سی تثنی حبشی
 فرمان برداری کی میری اوسنی فرمانبرداری کی خدا کی اور حبشی نافرمانی
 کی میری اوسنی نافرمانی کی خدا کی اور حبشی فرمانبرداری کی امیر کی اوسنی
 فرمانبرداری میری کی اور حبشی نافرمانی کی امیر کی اوسنی نافرمانی میری کی
 اور بادشاہ تو سپر ہی کہ لوگ کافرون سی جہاد کرتی ہیں اوسکی پناہ
 میں ہو کر اور بچائی جاتی ہیں یعنی مکارہ ہی ساتھ اوسکی سوا اگر حکم کیا
 اوسنی ساتھ پھینکاری اور عدل کی تو اوسکو ثواب کا اور اگر اور کچہ کہا

تو او سپر ہو گا یعنی گناہ اور فریاد رسو لخواہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی السجود
وَاَطِيعُوا اَوَانَ اسْتَعْمِلْ عَلَيْكَ عِنْدَ عَجْزِي كَاَنَّ رَاْسَهُ نَيْبِيَّةٌ
روایت کیا اسکو بخاری فی الشرح سیاحی سنوا اور فرما خبر داسی کرو امیر
کی اگرچہ تیسرا میر کیا جاوی غلام حبشی کہ سر و سکا را ندر داند از گور سیاہ
کی ہوت یعنی حقیر بد صورت ہوا اور فرمایا حضرت فی السمع والظن
عَلَى الْكُوَّةِ السُّلَمِ فَمَا حَبَّ وَكَرِهَ كَالْمُرُوءِ مَرَّ بِمَقْصِيَةٍ فَاَذَا اَلْمَرْءُ بِحُصْبَةٍ فَلَا تَسْمَعُ
وَلَا طَاعَةَ روایت کیا اسکو بخاری و سلم فی ابن عمر سی اور علی سی سبط
یعنی حکم امیر کا سننا اور ماننا واجب ہی ہر مرد و مسلمان پر جو کچھ خود شہاد
اوسکو یا کردہ معلوم ہو جب تک کہ نہ حکم کیا جاوی تا گناہ کی پرچہ حکم کیا جاوے تا گناہ
تو جائز نہیں ہی سننا اور ماننا اور فرمایا رسو لخواہ صلی اللہ علیہ وسلم فی من
رَأَى مِنْ اَمِيْرٍ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصِدِّقْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ
الْجَمَاعَةَ سَنًّا اَوْ قِيَمُوْتُ اَوْ مَاتَ مَدِيْنَةً جَاهِلِيَّةً روایت کیا اسکو
بخاری و سلم فی ابن عباس سی یعنی جو کہ دیکھی جا کم اپنی ہی کوئی چیز کہ مکروہ
جانی اوسکو تو چاہی کہ صبر کری بیشک نہیں ہی کوئی کہ بغاوت کر لے
جدا ہو جماعت سی مسلمانوں کی ایک بالشت بھر بھیجہ مرین اوس مال
مین مکروہ کہ مراد گمراہ جاہلیت کا اور فرمایا حضرت فی اَنْتُمْ سَنَوْنَ
بَعْدِي اَثَرَةٌ وَاَصُوْرٌ تَنْكُرُوْنَهَا قَالُوْا مَا مِنْ نَّارٍ اَوْ سَوَّلَ اللّٰهُ وَاَل

اَذُوَاللَّهِ سَخَطُهُمْ وَاسْتَكْبَرُوا لِلَّهِ سَخَطُهُمْ رَوَايَتُ كَيْفَا اسْكُو نَجَارِي
 اَوْ سَلَمَ نِي ابْنِ مَسْعُودٍ يَنْفِي قَرِيبٍ هِيَ كَهْ دِكْيُو كِي تَمَّ بَادِشَاهُونِ سِي
 بَعْدِ مِيرِي نَفْسِ پَرْدِي اَوْرُو هِ چَیْرِنِ كَهْ تَمَّ اَوْنِ كُو نَاخُوشِ كَتَنِي هُو صَحَابَا
 نِي عَرْضِ كِي كَهْ پِچَرِ آبِ هَلْ كُو كِیَا فَرَاتِي هِنِ فَرَمَا یَا كَهْ تَمَّ حَقِّ اَوْنِ كَا اَو كَرُو
 اَوْر حَقِّ اِیْنَا خُدَا سِي مَانْ كُو صَحَابَا نِي عَرْضِ كِي یَا رَسُولِ اَللَّهِ اَكْرَا سِرِ لُوكِ
 اِیْسِي هُونِ كَهْ حَقِّ اِیْنَا هَمَّ سِي طَلَبِ كَرِنِ اَوْر حَقِّ اِیْمَارِ اَنْدِنِ فَرَمَا یَا مَعْشَرَ
 وَاطِیْعُوْا فَا تَمَّا عَلَیْكُمْ مَآخِذُكُمْ اَوْ عَلَیْكُمْ مَآخِذُكُمْ رَوَايَتُ كَيْفَا اسْكُو
 مَسْلَمَ نِي وَاكِلِ بَنِ حَجْرِي یَعْنِي حَكَمِ اَوْنِ كَا سَنُو اَوْر اَنُو سُو مِشْكُ كِهْ جِبِ هِ
 اَو پَرِ جَو كِهْ اَللَّهُ تَعَالٰی نِي اَوْنِ كِي زَمِي پَرِ وَاجِبِ كِیَا هِ یَعْنِي عَدْلِ اَوْر پَرِ
 سِی اَوْر تِپَرِ وَاجِبِ هِ جَو كِهْ تِپَرِ وَاجِبِ كِیَا هِ یَعْنِي اطَاعَتِ وَفَرْمَانِ دَاوَا
 سِی فَضْلِ اَكْر قَاضِي حَكَمِ كَرِي سَوَافِقِ شَرْعِ كِي تُو وَاجِبِ هِ كَهْ سَا تَهْ
 نَخُوشِ دِلِ كِي اَو سَكُو قَبُولِ كَرِي كَهْ اَللَّهُ تَعَالٰی فَرَمَا هِ فَا لَكَ وَدَيْكَ
 لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يَحْكُمُوْا فِیْهَا شَحْجَرٌ بَلَّغْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُ وَا فِيْ اَنْفُسِهِمْ
 حَرَجًا قَدْ اَقْضَيْتَ وَیَسْلَمُوْا اَسْلَمْنَا یَعْنِي سَا تَهْ خُدَا كِي اِیْمَانِ نَلَا وَنْكِي
 جَبْتِكِ كَهْ تَحْكُمِ حَاكَمِ كَرِنِ اَو سِ اَمْرِنِ كَهْ هِنْ كَرِ اَهُو رِیَانِ اَوْنِ كِي پُچَرِ
 اِیْنِي دِلُونِ مِیْنِ تَنْگِ اَوْر نَاخُوشِ اَو سِ سِی كَهْ حَكَمِ كِیَا تُو نِي اَوْر قَبُولِ كَرِنِ
 قَبُولِ كَرِ مَآرِ اِیْمَانِ كِیَا هِ كَهْ اَكْر قَاضِي كِی كَهْ حَكَمِ كِیَا مِیْنِ نِي اِیْمَانِ كِیَا

سنگسار کر یا سنگ لہا کہ کاٹ یا کوڑی مار تو جانتی ہی جاننا اور سکا اور
 امام ابو نعیم نے کہا کہ جو قاضی عالم اور عادل ہو تو بجا لاوی اور جو
 جابل ہو اور عادل تو وجہ ازسکی پوچھی اگر وجہ معتقل بیان کی تو کلام
 اونہیں تو نہیں اور اگر فاسق ہی تو نہ بجا لاوی مگر سبب کہ سبب کیا
 دیکھی و فصل بیچ حق خاوند کی جو روپہ میں حاشین بہت ہیں فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی تو کنت اخر لا حد ان تینجہ
 لا حد لا حضرت عائشہؓ ان تینجہ لزو جہار روایت کیا اسکو
 ترمذی فی اور ابو داؤد فی مانند اسکی قیس بن سعدی اور امام احمد فی
 معاذ اور ابی ہریرہ سی یعنی اگر حکم کرتا میں کسیکو کہ سجدہ کریں یا
 تو بیشک حکم کرتا میں عورت کو کہ سجدہ کریں اپنی خاوند کا اور ترمذی
 فی ام سلمہؓ سی روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فی جو عورت کہ خاوند اسکا اوس سی راضی ہو دخل بہتہ تین
 ہوگی اور ابو نعیم فی حلیہ میں انس سی روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت
 فی کہ جس عورت فی پانچون وقت کی نماز پڑھی اور روزی ماہ
 رمضان کی رکھی اور پرہیزگاری کی اور فرمانبرداری کی اپنی خاوند
 کی جاوگی بہت میں جس دروازی سی چاہی گی اور امام احمد فی
 عائشہؓ سی روایت کی کہ فرمایا حضرت فی اگر واسطی کسیکی سجدہ کیا

حکم کرتا میں تو عورت کو حکم کرتا کہ سجدہ کری اپنی خاوند کو اور اگر
 خاوند اپنی بی بی کو حکم کری کہ سیاہ پہاڑ سی پتھر سفید پہاڑ میں اور
 سفید پہاڑ سی پتھر سیاہ پہاڑ میں لیجادی تو چاہیے ویسا ہی کری
 ترمذی اور ابن ماجہ نے معاوی روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نبی جو عورت اپنی خاوند کو ایذا دیتی ہی تو جویرین بہشت
 کی کہتی ہیں کہ لعنت کسی خدا تجھے پہنچیں ہی یہ شخص تیرا مگر نہ مان
 قریب ہی کہ تجھے ہی جدا ہوگا طرف ہماری وف یعنی تجھے جدا ہو کہ
 ہماری طرف آویگا **فصل** بیچ حق میان کی غلام پر فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی ان العبد اذا اکتحم سبکة و احسن عبادة
 الله فله اجر مائة الف روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے عبد اللہ
 بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیشک غلام اگر خیر خواہی کری اپنی مالک کی اور اچھی
 کری سیادت خدا کی و ناثواب پاویگا اور فرمایا حضرت فی فیہ الکمال
 ان یتوکلوا الله یحسن عبادتہ ربه و طاعة سیدہ و تعالٰہ روایت
 کیا اسکو بخاری و مسلم فی ابی ہریرہ سے یعنی کیا خوشحال ہی میں ملوک
 کا کہ مر جاویں اور اچھی کری بندگی پر فرمادہ گار اپنی کی اور فرمان داری
 مالک اپنی کی کیا خوشحال ہی اوسکا اور فرمایا اوس سرور علیہ السلام
 فی اذا ابی العبد لکم تقبل لہ صلاوة و فی رواية انما عبد

در بیان اسکا

اَبْنِ مَرْثَمَ مَوْلَا لِيَهْ فَقَدْ كَفَرَ حَتَّى يَكُنَّ مَجْلُومًا رَوَايَتُ كَيْسَا السَّكُونِي
 جَبْرِيسِي لَيْسَ اِيَّاكَ غَلَامٌ بَهَاگِ جَاوِي نَمَازِ اَوْ سَكِي نَهِيْنَ قَبُولِ هُوَتِي اَوْ رَاكِبِ
 رَوَايَتِ مِيْنِ هِي جَوِ غَلَامِ كِهْ بَهَاگَتَا هِي مَالِكُونِ اِيْنِي سِي سَوِيشَكِ كَا
 هُو جَا تَا هِي جَبْتِكِ بَحْرَهْ آوِي پَاسِ اَوْنِ لَيْسِي كَا فَرَنْغَتِ هُو تَا هِي اَوْ
 يَهْتِي نِي جَابْرِيسِي رَوَايَتِ كِي كِهْ فَرَايَا رَسُوْلُ فَا صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 نِي تِيْنِ شَخْصُوْنِ كِي نَمَازِ قَبُولِ نَهِيْنَ هُوَتِي هِي اِيَّاكِ وَهْ غَلَامِ كِهْ بَهَاگِ جَاوِي
 يِهَانِ تَكِ كِهْ آوِي پَاسِ اِيْنِي مَالِكِ كِي اَوْر دُوسَرِي وَهْ عَوْرَتِ كِهْ خَاوندِ
 اَوْ سَكَا نَارَاضِ هُو اَوْر تِيْسَرَا وَهْ مَسْتِ يِهَانِ تَكِ كِهْ هُو شِ مِيْنِ آوِي
 اَوْر فَرَايَا حَضْرَتِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نِي لَدِيْنِ مِيْنَا مَنِّ نَحْتَبَّ اَضْرَافَ
 عَلٰى رُوْجِهَآ اَوْ عَبْدًا اَعْلٰى سَيِّدِهْ رَوَايَتِ كَيْسَا السَّكُونِي اَوْ دَاوُوْنِي
 اَبِي اِهْرِيْرَهْ هِي لَيْسِي نَهِيْنَ هِي اِيْمِ مِيْنِ سِي وَهْ شَخْصِ كِهْ وَرْ غَلَامِي كِي عَوْرَتِ كُو
 اَوْ سَكِي خَاوندِ سِي اَوْ كِي غَلَامِ كُو مَالِكِ اَوْ سَكِي سِي فَتْمَهْ عَوْرَتِهَا حَقُوْقِ الْعِيَادِ
 سِي حَقِ عَرِيْتِ كَا هِي پَادِشَاهِ اَوْ رَحَاكُمِ اَوْ رَقَاضِي پَر اَوْ رَحْنِ جَوْرُوكَا خَاوندِ
 پَر اَوْ رَحْنِ پَر وَرِيْشِ اَوْ تَرِيْشِ پَر وَرِيْشِ لُكْرُكُونِ كَا وَالدِيْنِ پَر اَوْ رَحْمَلُوْكَ كَا
 مَالِكِ پَر كِي تِي سَبْ اَمَاتِيْنِ خُدَا كِي هِيْنِ حَقِ سِيحَا نَهْ تَعَالٰى نِي اِيْنِي دَا
 پَاكِي نِي نِيَازِ پَر وَاسْطِي مَلُوْكَوْنِ اَوْ رِيْبَنْدُوْنِ اِيْنِي كِي رَحْمَتِ وَجِبِ
 كِي هِي پَر حَسْبَكُ كِهْ وَنِيَا مِيْنِ نَكْبِيَانِ اَوْ رَاكِبِ كِيَا هِي اَوْ سِيْرَ وَاجِبِ كِيَا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الکلمۃ راعٍ وَکَلَّمَ صُ
 مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ مَا مَالِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ
 عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالزَّجَلُ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ ۖ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ
 وَالْكَرَّةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتٍ رَفِجَهَا وَكَدْبُهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ
 رَعِيَّتِهَا وَعَبْدُ الزَّجَلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَبِيلٍ ۖ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ
 الْكَفَّ كَلَّمَ رَاعٍ وَكَلَّمَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ رَوَيْتُ كَمَا
 اسکو بخاری و مسلم فی عبد اللہ ابن عمر سی یعنی خبر دار ہو کہ ہر ایک تم میں
 سی راعی یعنی محافظ ہی اور ہر ایک تم میں ہی پوچھا جاوے گا رعیت
 اپنی ہی یعنی اونکو راضی رکھنا یا ناراض پادشاہ تمام لوگوں پر راعی
 یعنی نگہبان ہی پوچھا جاوے گا رعیت اپنی سی اور میرا اپنی گھر والوں کا
 نگہبان ہی پوچھا جاوے گا اونسی اور عورت اپنی خاوند کی گھر اور لڑکی کو
 پر نگہبان ہی اونسی پوچھی جاوے گی اور غلام اپنی میان کی مال پر نگہبان
 ہی اس سی پوچھا جاوے گا خبر دار ہو سو ہر ایک تم راعی ہو اور ہر ایک
 تم مسْئُول ہو و یعنی ہر ایک اپنی اپنی امانت کا محافظ اور نگہبان
 ہی اور ہر ایک سکی خیر خواہی اور بد خواہی سی پوچھا جاوے گا اور سبکی
 موافق جزا دینا پوچھا فصل بیچ حق رعیت کی جو پادشاہ اور امیر پر
 ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مَاصِنِ وَالْإِلَی رَعِيَّتُهُ

رَسِي الْمَسْلُوبِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَائِبٌ إِلَّا حَرِّمَ عَلَيْكَ وَأَنْجَتَهُ رَوَايَتُ
 كَيْفَ اسْكُو بِنَارِي وَاسْلُمَ نِي نَقِيلُ بِنِ يَسَارِي تَعْنِي نِينَ هِي كُوْنِي دَالِي كَرِي
 عَيْتِ پَسْلَمَانِ سِي دَالِي وَهَآكُم هُوِي پَر مَر جَاوِي اَوِي سَالِ بِنِ
 كَه خِر خَوَاهِي رَيْتِ كِي نَكِي هُو مَكْرِي كَه اَللّٰهُ تَعَالٰی نِي حَرَامِ كِي هِي بِشْتِ
 اَوِ سِرْ اَوِر فَر مَآيَا حَضْرَتِ نِي اَللّٰهُ تَعَالٰی مَن وَوِي مَن اَمْرِ اَمْتَنِي شَيْئًا فَتَقَوَّ
 عَلَيْكَ هُوَ فَامْتَنِي عَلَيْكَ هُوَ مَن وَوِي مَن اَمْرِ اَمْتَنِي شَيْئًا فَتَقَوَّ بِهِي هُو
 فَادْفَعْ رَوَايَتِ كَيْفَ اسْكُو سَلَمَ نِي عَايِشَةُ نَسِي تَعْنِي اَيِ اَللّٰهُ تَعَالٰی جُو كُوْنِي
 كَه مَالِكِ هُو هُوِي كَامُونِ اسْتِ مِيرِي سِي كَسِي كَامِ كَا پَر سَخْتِي كِي اَوِ سَنِي
 اَوْنِ پَر سَخْتِي كَر تَوِ اَوِ سِرْ اَوِر جُو كُوْنِي كَه مَالِكِ هُو هُوِي كَامُونِ اسْتِ مِيرِي
 سِي كَسِي كَامِ كَا پَر اَوِ سَنِي نَزْمِي كِي اَوِ سِرْ سَوِ نَزْمِي كَر تَوِ اَوِ سِرْ اَوِر سَلَمَ نِي
 عِبْدُ اللّٰهِ بِنِ عُمَرُ سِي رَوَايَتِ كِي كَه فَر مَآيَا رَسُوْلِيْ ذَا صِلٰی اَللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْوَاسَلَمُ
 نِي كَه عَادِلِ لَوَكِ بُوْر كِي سَبْرُوْنِ پَر هُوْنِكِي نَزْدِيكِ اَللّٰهُ تَعَالٰی كِي وَه
 لَوَكِ جُو عَدْلِ كَر تِي هِينِ اِنِي حَكْمِ بِنِ اَوِر اِهْلِ بِنِ اَوِر اَوِسِ خَيْرِ بِنِ كَه
 مَالِكِ بِنِ اَوِ سَكِي اَوِر دَارِ مِي نِي اَبِي هَرِيرَةَ سِي رَوَايَتِ كِي كَه فَر مَآيَا
 حَضْرَتِ نِي كَه جُو كُوْنِي دَسِ اَوِي كَا سِرْ دَارِ هُو كَا لَا يَا جَاوِي كَار وَزَقِيَا مَتِ
 بِنْدِ اَهْوَا تَا كُوْنِي اَوِ سَكُو عَدْلِ يَا هَلَاكِ كَر مِي اَوِ سَكُو ظَالِمِ تَعْنِي جُو
 عَادِلِ هُو كَا تَوِ سَبَبِ عَدْلِ كِي نَجَاتِ پَاوِي كَا اَوِر جُو ظَالِمِ هُو كَا تَوِ سَبَبِ

ظلم کی ہلاک ہوگا اور فرمایا اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 وَ اَقْرَبُهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامًا عَاجِلًا وَاِنْ اَبْغَضَ النَّاسُ اِلَى اللّٰهِ
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَاَشَدَّ حُمْقًا اَبَا اِمَامٍ جَائِزٌ رَوَايَتِ كَيْسا اسکو ترند
 فی ابی سعید سی یعنی بیشک بہت پیارا آدمیوں کا طرف خدا کی روز
 قیامت کی اور بہت نزدیک لوگوں کا طرف خدا کی پاوشاہ عادل ہوگا
 اور بیشک بہت ناخوش آدمیوں کا طرف خدا کی روز قیامت کو اور
 بہت سخت عذاب میں پاوشاہ ظالم ہوگا اور فرمایا اِنَّ السُّلْطَانَ
 ظَلَّ اللّٰهُ فِي الْاَرْضِ يَأْوِي اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِنْ عِبَادِهِ فَاِذَا عَدَلَ
 كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَادَ كَانَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ
 وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الْقَبْرُ رَوَايَتِ كَيْسا اسکو بقی فی ابن عمر سی یعنی پاوشاہ
 سایہ خدا کا ہی زمین میں آتا ہی طرف او کی ہر مظلوم خدا کی بندوں
 سی پھر اگر عدل کیا تو اسکو ثواب ہوگا اور رعیت پر اسکا شکر
 واجب ہوگا اور اگر ظلم کیا تو اسپر عذاب ہوگا اور رعیت پر صبر واجب
 ہوگا فصل قاضی پر حکم کرنا ساتھ حق کی فرض ہی اور حکم خلاف
 شرع قریب کفر اور ظلم اور فسق کی ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی مَنْ
 لَمْ يَكُنْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ فَاُولَٰئِكَ هُمُ
 الظَّالِمُونَ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ یعنی جو کوئی حکم نکرے موافق

اور کسی جو اوتار اللہ نے وہ گناہوں سے بھی اور ایک جگہ فرمایا کہ وہ ظالم
 سی ہی اور ایک جگہ فرمایا وہ فاسقوں سے بھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فی القضاء ثلثة وَاَحَدٌ فی الحجة وَاثنان فی النار
 فَاَمَّا الَّذِی فی الحجة فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِهِ وَرَجُلٌ لَّمْ یَعْرِفِ الْحَقَّ
 فَجَادَ فی الْحُكْمِ فَهُوَ فی النار وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَهْلِیٍّ فَهُوَ فی النار
 روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے بریدہ سی یعنی قاضی تین قسم
 کی ہیں ایک وہ کہ عالم ہو ساتھ حق کی اور حکم کرے ساتھ حق کی بشت
 میں ہوگا دوسرا وہ کہ عالم ہو اور حکم کرے ساتھ حق کی سو وہ دوزخ
 میں ہوگا اور تیسرا وہ حکم کرے لوگوں پر جہالت کی ساتھ یعنی بغیر علم
 کی حکم کرے سو وہ دوزخ میں ہی اور ابو داؤد نے ابی ہریرہ سے روایت
 کی کہ جو کہ قاضی ہو اور عدل اور سکالطہ پر خالص ہو تو اسکو بہشت ہی
 اور جو کہ غالب ہو ظلم اور سکالطہ پر وہ دوزخ میں ہوگا فصل حق
 میں عورت کی کہ خاوند پر ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَلَکُنَّ مِثْلَ الذِّمِّ
 عَلَیْکُمْ بِالْعَرَبِ یعنی عورتوں کا خاوندوں پر حق ہی جیسا کہ عورتوں
 پر حق مردوں کا ہی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ
 مِنْ اَکْبَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَلْغَسَّوْمُ خُلُقًا وَالطَّهْرُ بِأَهْلِهِ روایت
 کیا اسکو ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ترمذی نے ابی ہریرہ سے

ماندا اسکی یعنی ہر کامل مومن کا ایمان میں وہ شخص ہی کہ بہت
 اچھائی اور ہی نیک کی اور بہت مرید ہی اپنی اہل پر اور فرمایا
 صحیح کلمہ خیر کلمہ علیہ و آلہ کلمہ کلمہ لا حولی روایت کیا اسکو ترمذی
 فی حاشیہ یعنی بہتر تمہارا وہ شخص ہی کہ بہتر ہی واسطی اہل اپنی کی اور
 میں بہتر تمہارا ہوں واسطی اہل اپنے کی اور ساری فہمی
 نے حضرت سے پوچھا کہ حق عورتوں کا خاندن پر کیسا ہے
 فرمایا کہ کھلا اسکو جو کہاتا ہے اور پھندا اسکو جو توہینتای
 اور ست مارنہ پڑا اسکو اور بدست کہ اسکو اور کھلا چھو کر اسکو
 بجا اگر گھر میں رہے یعنی اگر ناخوش ہو تو جو روسی تو اسکی پاس
 نہ سو کر گھر میں رہے اسکو کھلا چھو کر اور گھر میں نہ سو کر
 فی الطیبی روایت کیا اسکو احمد ابو داؤد اور ابن ماجہ فی اور فرمایا
 حضرت فی ایک دن کہ آج کی رات بہت عورتیں میری پاس آئیں
 اور اپنی خاوندان کی شکایت کرتی تھیں وہ مرد اچھی نہیں ہیں
 روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی فی یاس بن بداد
 سی فصل بیچ حق شفقت کی فرزندوں پر یا رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فی منی عال جائزین یعنی تھکے جائے یوم القیامہ
 لکھا و جو حکم اوصاف ہائے روایت کیا اسکو سلمی فی الشیشی

یعنی جو کوئی کہ پرورش کری دو لڑکیوں کو تاکہ بالغ ہوں آویجا قیامت
 کی۔ وزیر دران حالیکہ مین اور وہ اسطرح ہونگی اور دونوں اوجھلیان
 آپس میں ملائیں **ف** یعنی وہ شخص میری ساتھ ہوگا جیسی یہ دونوں
 اوجھلیان ایک پاس ہیں اور صحیحین مین عائشہ شہی مروی ہی کہ ایک عورت
 میری پاس آئی اور ساتھ اسکی دو لڑکیان تھیں ہمسی سوال کیا او قوت
 میری پاس فقط ایک خواتما وہ مین فی دیا پھر اوسنی وہ خواتما آوا ہاودو
 لڑکیوں کو دیا اور اوسنی کچہ نہ کہایا اور چلی گئی پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم تشریف لائی مین فی وہ قصہ اوسنی بیان کیا اپنی مشربایا
 مِّنَ ابْنَتِي هَذِهِ الْبَنَاتِ بَشِيئَةً فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ
 یعنی جو کہ آنیا یا جاوی لڑکیوں ہی ساتھ کسی چیز کی یعنی کسی لڑکیان
 رکستا ہوا اور اسکی ساتھ بہلانی کری ہونگی وہ پردہ واسطی اسکی آتش
 و دوزخ سی اور یہ بھی صحیحین مین حضرت عائشہ شہی مروی ہی کہ ایک گنوار
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس آیا اور کہا کہ تم لڑکوں کو چوتی
 ہو یعنی پیاری اور تم نہیں چوتی مین کہا حضرت فی او سکوا وَاَمْلاكُكَ
 اِنْ تَرَجَّعَ اللَّهُ مِّنْ قَلْبِكَ التَّوْحِيدَ یعنی اگر اللہ تعالیٰ فی تیری دل سی حیرت
 او شغفیت دور کی ہی تو مین کیا کروں فصل حق مین مملو کون کی
 مالک پر فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اِنْ تَرَجَّعَ اللَّهُ

بِحُكْمِهِمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيِّدِيكُمْ نَحْنُ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيَطْعِمُوهُ
 يَا كُلُّ دَلِيلٍ مِمَّا يُلَبِّسُ وَلَا يَكْفُهُ مِنَ التَّمَلُّ سَاغِلِبْهُ فَإِنْ
 كَفَّهُ مَا يَكْلِبُهُ فَلْيَتَيْنَهُ عَلَيْهِ رَوَايَتُ كَيْسَا السُّكُونِي وَاسْمُهُ فِي بَدْرٍ
 سِي لَيْتَنِي بَهَانِي تَهْمَارِي بَهِنِ كَرْدِيَاهِي السُّدُقَالِي فِي أَوْنَاوَتَهْمَارِ زِيرِدُوسْتِ
 سُوْجِسِي كِي بَهَانِي كِيَا السُّدُقَالِي زِيرِدُوسْتِ أَوْ سَاكِرِي تَوْجَاهِي سِي كِيَا
 أَوْ سُوْجُوْجِ آبِ كَمَا دِي أَوْ رِي سَاوِي أَوْ سُوْجُوْجِ آبِ بَهِنِي أَوْ تَحْلِيْفِ نَدِي أَوْ
 أَوْ سِ كَامِ كِي جَوَادِ سِي شَكْلِ هُوَاوَا كَرَسِي كَامِ شَكْلِ كُوْجِ كَرِي تَوَا سِي
 أَوْ سِي نَدِ كَرِي أَوْ فَرِيَا حَضَرَتَانِي إِذَا شَعِ كَحَا كُوْجَا دِمُّهُ طَعَامُهُ
 فَتَرَجَاءُ وَقَدْ وَبِي خَرَّةٌ وَدُخَانُهُ فَلْيَقُوْذُهُ مَعَهُ فَلْيَا كُلُّ فَإِنْ كَانِ
 الطَّامُ مَشْفُوْءًا فَلْيَضَعْ فِي بِيْدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ رَوَايَتُ كَيْسَا
 السُّكُونِي فِي الْبَرِيْرَةِ سِي لَيْتَنِي جَبِ تِيَا كَرِي دَا سَطْلِي يَكِي كِي تَمْنِي سِي نَادِي
 أَوْ سُوْجُوْجِ كُوْجِي كَمَا نَا پَرِ لَوِي أَوْ سِ كَمَا نِي كُوْجِ أَوْ رِي شَكِ كَرْمِي كِ أَوْ رِي لَوِي
 أَوْ تَحْلِيَا سِي تَوْجَاهِي كِي بَهَانِي أَوْ سُوْجُوْجِ سَا تَهِنِي تَا كِي كَمَا دِي أَوْ رَا كَرِ سَا نَا
 تَوْرَاهُوْ أَوْ رَا نِيُوَالِي بَهْتِ هُونِ چَاهِي كَرِي أَوْ سُوْجُوْجِ بَاهْتِهِنِي يَكِي
 نَوَالِهِ يَاوَدِ نَوَالِي أَوْ فَرِيَا حَضَرَتَانِي مَنْ قَدْ فَتَحُوْكَهُ وَهُوَ يَكْرِي مُنَا
 قَالَ جَبَلِدِي كُوْمِ الْيَقِيْمَةِ رَوَايَتُ كَيْسَا السُّكُونِي وَاسْمُهُ فِي الْبَرِيْرَةِ سِي
 لَيْتَنِي جَوَاوِي تَهْمَتِ زَنَّا كِي لَوَاوِي مَمْلُوْكَ كُوْجِ أَوْ رِي سِي يَكِي هُوَا تَوَا تَعَالِي

[illegible]

ہربانی کرنی شعیفون پر آؤ شفتت کرنی مان باپ پڑوسی کرنی تھا
 مملوکوں کی ایک مرونی حضرت ہی پوچھا کہ یا رسول اللہ کی بار خادوم
 سی قصور صاف کروں میں آپنی دربار چوہا بندیا تیسری بار فرمایا
 کہ ہر روز شتر بار صاف کرو روایت کیا اسکو ترمذی فی عبد اللہ بن عمر
 سی اور ابو داؤدنی ابن عمر سی اور فرمایا حضرت فی آگاہ ہو خبر دیتا ہوں
 میں تمکو ساتھ بدترین تمہاری کی بہت برا تمہارا وہی کہ کھانا ہی
 اکیلا اور یا تباہی اپنی مملوک کو آور نہیں دیتا ہی اپنی ریزہ یعنی دگر کو
 روایت کیا اسکو زین فی ابی ہریرہ سی معنی فد کی اعانت اور بدو
 کی بین قبرشیں سیم تھی کہ جو کوئی موافق طاقت اپنی کی مال لانا
 بہر مال بہت جمع ہوتا پھر اس میں غلہ اور شیش خریدتی اور موسم حج
 لوگوں کو کھلاتی اور شہیت پالانی سورقہ مراد اس مال ہی ہی کہ شہر و
 بیع کرتی واسطی انی جانی والوں کی آور واسطے مسکینوں کی کتنی
 تھی فصل ملک جانور ہوں اور پھر ہی احسان کرنا ضروری ہے
 کریم علیہ السلام نے ایک ارشاد کیا فرمایا اِنَّهُ
 فِي حَبْنِ الْبَرِّيَةِ فَارَ كَبُوْهُ هَا صَالِحَةٌ وَ اِنَّ كُوْهُ هَا صَالِحَةٌ
 روایت کیا اسکو ابو داؤدنی ہل بن خطلمہ سی یعنی ڈرو تم خدا سی بیج
 تان جانور دن ہی زبان کی سواری کرو اور پھر ساتھ خوبی کی آور

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کہ مَسْقَانِ حَقِّ الْجَوَارِ وَحَقِّ الْأَرْسَلَامِ وَجَاؤُكَ مَسْقَانِ وَاجِبًا وَحَقُّ
 الْمَشْرِائَةِ مِنْ أَشْلِ الْكِتَابِ رَوَايَتِ کِیَا اسکو ابو نعیم فی غلیہ میں آو
 حسن بن سفیان اور ہزازی فی اپنی مسندوں میں بائیسوی یعنی
 پڑوسی تین قسم کی ہیں ایک پڑوسی ہی اسکی تین حق ہیں حق
 پڑوس کا اور حق قرابت کا اور حق اسلام کا اور ایک پڑوسی ہی
 اسکی دو حق ہیں حق پڑوس کا اور حق اسلام کا اور ایک پڑوسی کا
 ایک حق ہی پڑوس کا کہ وہ مشرک ہو وی اہل کتاب ہی یعنی یہودی
 یا نصرانی اور ابن عدی فی عبد اللہ بن عمر سی وایت کی ہی
 کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کُفْرٍ مِنْ بَنَاتِ بَنِي
 بَجَرَةَ يَقُولُ يَارَبِّ السَّمَاءِ هَذَا الْعَاقِلُ عَنِّي بَابُهُ وَسَبْعِي
 فَضْلُهُ رَوَايَتِ کِیَا اسکو اسفہانی فی ابن عمر سی یعنی کتنی ہمسایہ
 ہیں پکڑ نیگی اپنی پڑوسی کیوں قیامت کی آو کر سین گلی ہی پڑوسی
 میری پوجہ تو اس ہی کیوں بند کیا اسنی اپنا دروازہ مجھ ہی اور دنیا
 اپنا سچا ہوا گمان آو بخاری فی ابن عمر سی وایت کی کہ فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کہ ہمیشہ جبریل مجھ کو واسطی ہمسایہ کی وصیت
 کرتی یہاں تک کہ گمان کیا میں فی کہ قریب ہی کہ اللہ تعالیٰ اوکو
 وارث کری اور مسلم فی ابی ذر سی روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم فی فرمایا کہ جب گوشت پکاوی تو شور باز یادہ کر اور پڑوسی
 نہایت کر عاشقہ فی حضرت ہی پوچھا کہ یا رسول اللہ میری دو پڑوسی
 ہیں کس کو اوٹین ہی دیر یہی چون فرمایا جو کہ بہت نزدیک ہو دروازہ
 اوس کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مَن كَانَ يُؤْمِنُ
 بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَحَسَنَ اِلٰى جَارِهِ وَمَن كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ
 جَارَهُ وَمَن كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ جَارَهُ اَوْ لِيَعْلَمْتَ رَوَات کیا اسکو
 فی اور بخاری و مسلمین ابی ہریرہ سی مانند اسکی ہی یعنی جو کہ ساتھ
 خدا اور روز قیامت کی ایمان رکھتا ہو سو چاہی ہی کہ ساتھ پڑوسی
 اپنی کی نیکی کری اور ہمان کی غرت کری اور جو اچھی بات ہو کہی
 یا جب رہی بیفائدہ نہ بولی جان کہ نہ بخت کری نہ جو اللہ تعالیٰ
 کہ جو پڑوسی کہ دروازہ اوس کا جدا ہوتا ہی اوس کا حق ایسا ثابت
 ہوا تو ہم صحبت اور ہم سفر کا بطریق اولیٰ حق واجب ہی چنانچہ سبب
 ہم محبتی کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اپنی صحابہ کی سفر
 تعریفین فرمائی ہیں اور واسطی محبت اور تعظیم اونکی کی سبب اللہ
 کیا لیکن واجب ہی کہ ہم نشینی اور دوستی ساتھ نہ کیونکی کری و
 ساتھ کافرون اور فاسقون کی کری فرمایا حضرت فی مثل الجاہلین
 الصّٰلِحِ وَالسَّوْءِ كَامِلِ الْمَسْكِ وَفَافِ الْكُفْرِ فَحَامِلِ الْمَسْكِ اِمَّا

اَنْ يُخْزِيكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ يَخْدَمَكَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً
 وَذَائِحَةً الْكَبِيرَ اِمَّا اَنْ يُخْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ يَخْدَمَكَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً
 روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے اور ایک روایت میں ان کی ہی
 یُخْرِقُ ثِيَابَكَ اَوْ تُوْبَكَ اَوْ يَخْدَمَكَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً یعنی حال
 ہمنشین نیک اور ہمنشین بد کا ایسا ہی کہ ہمنشین نیک مانند
 مشک فروش کی ہی یا تجکو دیگا یا تو اوس ہی خریدیگا اور نہیں تو
 تجکو اوس سی خوشبو پونچی گی اور ہمنشین بد مانند دھونکنے والی
 بھٹی لوہار کی ہی کہ گھسیر یا کپڑی تیری جلا دیگا اور نہیں تو بدبو
 اوس سی تجکو پونچی گی اور یوں ہی حاکم اور ابو داؤد فی السنن
 سی ورائون نے حضرت سی روایت کی ہی کہ ہمسایہ نیک مانند
 عطر فروش کی ہی اگر عطر تجکو بندے گا تو خوشبو تو تجکو پونچی گی اولاً
 احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور حاکم نے اپنی سفید خداری ہی روایت
 کی ہی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہم شینی
 مست کر مکر ساتھ مسلمان کامل الایمان کی اور چاہی کہ کہانا تیرا
 نہ کہاوی مگر پرہیزگارا و لغوی نے ابی ہریرہ سی روایت کی ہی کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنی دوستی
 دین و دنیا سب پر چھوڑتا ہی سو دیکھ تو کہ کسکی ساتھ دوستی رکھتا ہی

این بی بخاری و سلمین این مسعودی مروی است که فرمایند
 لَنْ يَكُونَ مَعَ مَنْ أَحَبَّ إِلَهِي أَوْ مَنِ اخْتَارَ مِنْ أَوْسَلِ سَائِدَةٍ هُوَ كَأَسْوَأِ
 دوست کتابی آوراید تعالی فرماید وَاَلَا خَيْرٌ لَّكَ مِمَّا يَشْتُمُونَ بِمَا يُبَغِّضُ اللَّهُ
 الْأَشْقِيَاءَ لِعَنَتِهِ سَبَّ وَسَفَادَن قِيَامَتِ كِي آبسین دشمن هو جاونگی مگر
 شقی لوگ است یعنی بهر ایک و دوسری دوست او خیر خواهد رسید
 آوراید تعالی فرماید که لوگ روز قیامت کی دوستی کنی پرست
 بزی آدمیون کی افسوس که بنگی او که بین گی یا و نلتی کینتی لخر
 أَخْذُ فَلَا تَأْخِذِي لَا يَنْتَهِی هَلَاکِی میری کاش نه بکترتاین فلانی
 شخص کو دوست مولوی روم کتی بین

وورشوار از حلال طیاره

یارب بر جان بر جان نه
 نار خندان باغ ز خندان

یارب دهنهای بر جان نه
 صحبت طالع ترا طالع کند

یارب بدتر بود از یارب
 صحبت صالح تر اصلاح کند

صحبت نیکان از نیکان کند

صحیحین بین الی هر چه مروی است

حدیث طویل بین رسول کریم صی حق بین جماعت ذاکرین کی که جو
 اید تعالی او پر رحمت کتابی او خشتای تمام نشینون او نکی کو
 تو ایک فرشته فرشتونشی کتابی ای پروردگار ایک مردی گنگا
 انین بین هی کسی کام کو آکر پاس او نکی بیٹهای اید تعالی فرماتا
 هی که او سکو هی بین فی خشاوه ایسی لوگ بین که نمیشین او کابی

نہیں ہوتا ہی اور اس واسطے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 ہم نشین بد او ہمسایہ بد سی ساتھ خدا کی پناہ چاہی ہی طبرانی نے عقبہ
 بن عامر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 مِّنْ كَهْمِي مَثِي أَنَّهُ مَعِيَ أَنَا مَعَكَ مِنْ يَوْمِ الشُّعْرِ وَمِنْ سَاعَةِ الشُّعْرِ
 وَمِنْ لَيْلَةِ الشُّعْرِ وَمِنْ صَاحِبِ الشُّعْرِ وَمِنْ جَارِ الشُّعْرِ فِي دَارِ الْغَلَامَةِ
 یعنی الہی پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ تیری بُری دن ہی اور بُری
 ساعت ہی اور بُری رات ہی یعنی اوس دن اور اوس ساعت اور
 اوس رات ہی کہ اُس میں بُرائی واقع ہوا اور ہم نشین بُری سے اور ہمسایہ
 بُری سے یعنی ہم نشین اور ہمسایہ سی کہ مصدر بُرائی کا ہوا اور ہمسایہ کہ خدا
 اقامت میں ہمسایہ ہو اور واسطے بچاؤ ہمسایہ بد کی رسول کریم نے
 بیع کرنے میں زمین کی حق شفعہ واجب کیا ہی فائدہ سوال شفعہ
 چاہیے کہ اگر خریدار نیک مروی تو طلب شفعہ نہ کری اور جو بُرا ہو
 تو خریدنی اور سکی سی راضی نہ ہو چٹا قسم حقوق العباد سی حق عام
 مومنین کا ہی خاص کر اور مومنین سی حق اس کی کا ہی کہ عاجز اور ضعیف
 اور یتیم اور مسکین یا بیمار یا بیوہ ہو اور حق مسافر اور مہمان کا کہ
 فرمایا اللہ تعالیٰ فی وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِ الْقُرْبَانِ وَالْيَتَامَى وَالسَّائِلِينَ
 ابْنِ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ اور فرمایا ابْنِ الْقُرْبَانِ وَالسَّائِلِينَ

وَالسَّائِلِينَ ذَاتِ السَّبِيلِ یعنی نیک کام گزنیوالا و وہی جو دیری ہال
 اوپر دوستی خدا کی قربانیوں اور یتیموں اور سیکینوں اور مسافروں
 اور سالوں کو اور سچ آزاد کرنی غلاموں کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 فَأَمَّا الْكَيْفِيَّةُ فَلَا تَقْهَرُ وَأَمَّا السَّائِلُ فَلَا تَنْكُرُ یعنی یتیم پر قہر مت کر اور سائل
 کو ست نہ کر اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ
 فِي الْجَنَّةِ مَعًا روایت کیا اسکو احمد اور بخاری اور ابوداؤد و ترمذی
 فیہل بن سعد سی یعنی میں اور بوجہ اوٹھانیوالا یتیم کا جنت میں ہر
 ہونگی اور اشارہ کیا اپنی دو انگلیوں سی یعنی دو انگلیاں مل کر اور فرمایا مَنْ
 كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ فَإِنَّهُ يُكْرَمُ بِكَ
 وَضَيْفَاتُهُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ روایت کیا
 اسکو بخاری و مسلم فی ابی شریح الکعبی سی یعنی جو کہ ایمان رکھتا ہو خدا
 اور روز قیامت پر تو چاہی کہ بزرگی کری اپنی مہمان کی ایک
 رات دن او سکی مہمانی میں چاہی تکلف کری اور مہمانی میں نہ
 تک ہی اور بعد او سکی صدقہ ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فی السَّائِلِ حَيْثُ وَاجَّ جَاءَ عَلَى الْفَرَسِ روایت کیا اسکو ابوداؤد
 فی امام حسین اور علی رضی اللہ عنہما سی اور انھر فی امام حسین سی یعنی
 سائل کا حق ہوتا ہی اگرچہ گھوڑی پر چڑھ کر آیا ہو یعنی اگرچہ غنی ہو

[illegible]

کہ اس صحابہ نے بارہ سو سالوں تک رہا ہون پر یہی سی چارہ یہی
 کہ تو راہ کا حق ادا کرو کہا انہوں نے کہ حق راہ کا کیا ہے فرمایا کہ آنکھ بند
 کر لینا حرام ہے اور اندانہ پوچھنا اور سلام کا جواب دینا اور حکم کرنا سنا تہ
 مشروع کی اور منع کرنا ناشروع ہے یعنی ابھی باتوں کا لوگوں کو
 حکم کرنا اور نہی باتوں سے منع کرنا اور ابو داؤد نے عمرؓ سے اس قصہ میں
 زیادہ کیا اور فریادری کر وینچ رسیدہ کی اور راہ تباؤ راہ بھولی ہوئی کو
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَإِذَا حُتِّبَتْكُمْ بِنْتِهَا فَقِيؤْا بِأَحْسَنِ مِنْهَا** اود دُوْهَا
 اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا یعنی جب کوئی سلام کری تمکو تو جواب نہ دے
 اسکی یا بہتر اس سے یعنی جواب میں السلام علیکم کی کہو وعلیکم السلام
 یا لاؤا وسمن ورحمۃ اللہ دیا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مسلم نے ابی ہریرہ سے
 روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داخل ہشت
 میں نہوگی یہاں تک کہ ایمان لاؤا اور ایمان کامل نہوگا یہاں تک
 کہ آپس میں دوستی کرو پھر فرمایا کہ خبر دوں میں تمکو اس چیز کی جس سے
 آپس میں تم دوست ہو **أَفْشَوْا السَّلَامَ عَلَیْکُمْ** یعنی بہت کرو آپس میں
 سلام اور بھیتی نی ابن مسعود سے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے روایت کی کہ جو کوئی پہلی سلام کرتا ہی پاک ہوتا ہی تکیہ سی
 کسی نے حضرت سے پوچھا کہ اسلام کی عادتوں سے کون عادت بہتر ہے

فرمایا کہ ملائکہ مائے آو کر تو سلام کہہ سیکو خواہ پہنچانی تو اسکو یا نہ پہنچانی
 تو آیت کریمہ **اِذْ صَبَّحْتَ** اگرچہ حق میں سلام کی نازل ہوئی لیکن ساتھ
 عموم انسان کی ولالت رکشتی ہی اس بات پر ہی کہ کوئی مسلمان ساتھ
 کسی مسلمان کی جو کچھ نیکی کری جیسے بیچنا تحفہ یا ذکر خیر یا اشارہ سلام
 کا ساتھ ساتھ کی پہنچا تو واضح کرنا یا اکثری ہونا یا مصافحہ یا معانقہ کرنا یا
 مانند انکی کہ دلیل ازرا محبت کی ہو وی طرف ثانی کو چاہی کہ بدلہ اسکا
 مانند اسکی کری یا بہتر اس ہی کری **كَلِمَةُ اِنَّ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ حَصِيْبًا**
 اس پر ولالت رکشتا ہی یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حساب کرنے والا ہی احمد
 اور رضی فی ابی امامہ سی روایت کی کہ حضرت نبی فرمایا پورا سلام تمہارا
 مصافحہ ہی یعنی سلام کی ہی مصافحہ ہی کر لیا کہ و تا کہ پورا ثواب سلام
 کا پاؤ اور فرمایا حضرت نبی آپس میں مصافحہ کرو کہینہ دو رہو اور آئینہ
 تحفہ بھیجو محبت زیادہ ہو اور کہینہ جاتا رہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نبی کہ اگر دو مسلمان آپس میں مصافحہ کریں تو کوئی گناہ نبی
 نہ رہی سب گزشتہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ابو ذر کو بغل میں
 لیکر فرمایا کہ یہ کام بہت اچھا ہی روایت کیا اسکو ابو داؤد نبی یہ روایت
 بعینہ ساتھ ان الفاظ کی جو اصل نسخہ حقیقۃ الاسلام میں ہو چرند
 اسکو ابو داؤد اور جامع الوصول اور مشکوٰۃ شریف میں دیکھا گیا

کہ حدیث نہین ملی بلکہ یہ روایت ابو ذر کی اسلمی کتب مذکورہ میں آئے
 بن بشری مروی ہی کہ نقل کی اوہون فی ایک شخص سی کہ وہ بنو خویز
 سی تھا کہا اوہنی کہ کہامین فی ابو ذر سی کہ کیا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم مصافحہ کرتی تھی جسوقت کہ ملتی تھی تم و ہنی کہا ابو ذر فی نہیں ملتا
 کی ہنی اوہنی کہی مگر کہ مصافحہ کیا اپنی مجبسی اوہی چا سیری پاس ایکسان
 یعنی شخص کو بلائے کی لپی اور نہتہامین اپنی گہرین پس جب آیامین تو خبر
 دیا گیا میں پس آیا حضرت سلمیٰ کی پاس آوہ حضرت بیٹھی ہوئی تھی تخت پر
 پس گوی سی لگایا جھکو پس ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سی سبب
 راحت اور برکت کی نقل کی ابو داؤد و فی واللہ اعلم بالصواب آوہ حضرت
 فی فرمایا لا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّحْجِرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ یَلَدَیْنِ فِیْ حُرْمٍ
 مِّنْ ذَاوِیْ حُرْمٍ مِّنْ ذَاوِیْ حُرْمٍ الَّذِیْ یَبْدُوْ بِالسَّلَامِ روایت
 کیا اسکو بخاری و مسلم فی ابو ایوب انصاری سے یعنی حلال نہین ہی
 کسی مرد کو کہ ترک کری ملاقات بہائی اپنی کی تین و ہنی زیادہ ملاقات
 کرین و ہون پر منہ پھیرین ایک دوسری بہتر نہین ہی وہ ہی جو
 سبقت کری سلام کرنی میں آوہ ابو داؤد و فی حضرت عائشہ سی اوہون
 فی حضرت سی روایت کی کہ فرمایا کہ مسلمان کو جائز نہین ہی کہ زیادہ تین
 دن سی چوڑی بہائی کو پر جب ایک فی دوسری ملاقات کی

اور سلام کیا تین بار اور اونی جواب نہیں دیا تو گناہ دو دنوں کا اپنی
 اوپر لیا اور احمد اور ابو داؤد نے ابی ہریرہ سے روایت کی کہ آنحضرت
 نے فرمایا کہ حلال نہیں ہے مسلمان کو کہ بہائی مسلمان اپنی کو زیادہ تین
 دن سے چھوڑ دی اگر زیادہ تین دن سے ترک کرے گا مرے گا ورنہ میں
 داخل ہو گا اور ابو داؤد نے ابی ہریرہ سے اور روایت میں بعد مضمون
 مذکور کی نقل کیا جو تین روز گزین تو چاہی کہ ایک دوسری علی اور
 سلام کری اونی جواب دیا تو دو دنوں ثواب میں داخل ہوئی اور جو
 جواب نہ دیا تو گناہ اس پر باقی رہا اور اونی گناہ ہی جدائی کی اور باہر
 اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اِنَا كُفَرًا وَالظَّنُّ
 فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَخَسَّسُوا وَلَا
 تَبَاغَضُوا وَلَا تَكْرَهُوا كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَفِي رِوَايَةٍ وَكَ
 تَنَافَسُوا روایت ہی ابی ہریرہ سے یعنی دو رہو بدگمانی سے کہ بدگمانی
 بڑی جھوٹی بات ہی یعنی اگر کوئی کسی کا عیب بیان کرے تو نہ سنو
 اور جاسوسی نہ کرو یعنی بیچ عیبوں آدمیوں کی کوشش کر کے دریافت
 کرنا اور آپس میں حسد نہ کرو کہ غیر کی بہتری دیکھ کر ناخوش نہ ہو اور آپس
 بغض اور عداوت نہ کرو اور آپس میں ساتھ ایک دوسرے کی پشت پیڑ
 روگردانی نہ کرو اور ہونہی خدا کی آپس میں بہائی اور ایک ایسے

آیا ہر کلمہ قسوا یعنی ہر کوئی اچھی چیز اپنی طرف نہ کیجئے کہ دوسری
 اس میں شریکت نہجی اور فرمایا اوس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
 کہ دروازے بہشت کی دو شعبہنی اوخشیبہنی کو کہتا ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ
 ہر مسلمان کو بخشش دیتا ہی مگر اون دو شخصون کو جو آپس میں عداوت
 رکھتی ہوں اور کہتا ہی چوڑ دو انکو یہاں تک کہ آپس میں ملاپ
 کریں روایت کیا اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے اور مروی ہی کہ فرمایا
 آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ روز قیامت کی ایک مرد ایک
 مرد کو پکڑی گا وہ کہی گا کہ تو مجھ سے کیا کام رکھتا ہی میں تجھ کو نہیں
 پہچانتا ہوں وہ کہیگا کہ تو مجھ کو برا کام کرتی دیکھتا تھا یعنی میں
 برائی کرتا تھا اور تو دیکھتا تھا اور مجھ کو منع نہین کرتا تھا یعنی منع کرتا
 خلاف شرع کاموں سے فرض ہی اور جو جانی کہ وہ خانی گا تو نہیں کہا
 اور فرمایا حضرت ابی لکھو اللہ من کلمہ یدخک النار روایت کیا
 اسکو بخاری و مسلم نے جریر بن عبد اللہ سے یعنی رحمہ نہیں کرتا ہی خدا
 اوس پر نہیں رحم کرتا ہی لوگوں پر اور فرمایا التواضعون یجوزونہم الخ
 اوجہوا من فی الارض یدخک من فی السماء روایت کیا اسکو ابو داؤد
 اور ترمذی نے عبد اللہ بن عمر سے یعنی رحم کرنا لوگوں کو رحم کرتا ہی حسن
 رحم کر زمین والوں پر رحم کری تمہارا اللہ تعالیٰ کہ حکم اسکا جاری

آسمان این اور رحم کرین فرشتے آسمان کی اور فرمایا میں کہو یٰ یٰ یٰ
 مَخْلُوقَاتِ اَوَّلَ الْخَلْقِ کَبِيرًا فَاٰتِیَ سَآءِ رَاٰیْتِ کِیَا اسکو بخاری فی او
 میں اور ابو داؤد فی ابن عمر سی یعنی حبشی نہ رحم کیا ہماری چھوٹی بہ
 اور نہ بیچا ناحق ہماری بڑی کا سودہ ہم میں سی نہیں ہی اور فرمایا
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فی نہیں ہی جو وہ بولنی والا وہ
 جو ملاپ کر اوی لوگوں میں اور کہے نیکیات اور پوچھا وی پیغام
 نیک اس حدیث کو بخاری و مسلم فی ام کلثوم بنت عقبہ سی روایت
 کی ہی اور احمد اور ترمذی فی اسما بنت مزید سی روایت کی کہ فرمایا
 حضرت فی حلال نہیں ہی جو وہ بولنا مکرتین جگہ جو وہ بولنا بی بی
 اپنی سی او سکی راضی کہ نہ کو اور جو وہ بولنا جنگ کفار میں یعنی
 او سطح سی کہ عہد شکنی نہوا اور جو وہ بولنا واسطی صلح کی لوگوں
 اور فرمایا حضرت فی اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلِ مِّنْ دَسَاجَةِ الصَّیْغَامِ الْقَدْحِ
 وَالصَّلَوةِ یعنی حضرت فی صحابہ کو فرمایا کہ خبر دوں میں تمکو اس چیز
 کی کہ افضل ہو درجی میں روزی اور صدقی اور نماز سی عرض کی
 صحابہ فی کہ ہاں خبر دیجئی یا رسول اللہ فرمایا اَلَا عَلَّامٌ ذَاتُ الْبَیِّنَاتِ
 وَمَسَاوِدَاتِ الْبَیِّنَاتِ یعنی ملاپ کرنا لوگوں میں افضل
 ہی روزی اور صدقی اور نماز سی اور فساد کرنا لوگوں میں جائز ہی

یعنی تراشتنی والا اور دوسرے کو نہ والا دین کا روایت کیا اسکو ابو داؤد
 اور ترمذی فی ابی الدرداء سی اور کہا یہ حدیث صحیح ہی اور فرمایا حضرت
 فی دَبِّ الْيَكْمُ دَاءُ الْأَمْرِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ رَبِّي إِلَهَ الْحَقَّةِ
 لَا أَقُولُ يَحْلُو الشَّعْرَ لَكِنْ يَحْلُو الدِّينَ روایت کیا اسکو احمد اور
 ترمذی فی زیئری یعنی آگے طرف تمہاری ایک بیماری جو اگلی امتوں
 میں تھی آپس میں حسد اور بغض کرنا یہ صفت حلقہ ہی ہے
 تراشتنی والی نہیں کہتا ہوں کہ بالوں کو تراشتی ہی بلکہ دین کو ترا
 ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی سچو حسد سی بیشک
 حسد کہتا ہی نیکیوں کو جیسی کہاتی ہی آگ لکڑی کو روایت کیا
 اسکو ابو داؤد فی ابی ہریرہ سی اور فرمایا حضرت علیہ السلام فی
 إِيَّاكُمْ وَسَوَاءٌ ذَا بِلَبَيْنٍ فَإِنَّهَا الْحَقَّةُ روایت کیا اسکو ترمذی
 فی ابی ہریرہ سی یعنی سچو بدی سی درمیان لوگوں کی کہ صفت
 تراشتنی والی ہی دین کو اور فرمایا حضرت فی مَنْ ضَاغَ ضَاغًا لِلَّهِ
 مَنْ ضَاغَ ضَاغًا لِلَّهِ عَلَيْهِ رَوَايَتُ كَيْدِ اسکو ابن ماجہ اور ترمذی
 فی ابی صہیرہ سی یعنی جو کوئی ضرر پہنچاتا ہی اور کو ضرر پہنچاتا
 ہی اسکو اسکو اور جو کوئی مشقت میں ڈالتا ہی اور کو مشقت
 میں ڈالتا ہی اسکو اسکو اور ترمذی فی ابی ہریرہ سی

روایت کی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ملعون ہے
 وہ شخص جو ہوسٹو نکو ضرر پہنچاتا ہے یا فریب کرتا ہے ساتھ ہی
 اور ابو داؤد نے سعید بن زید سی آور وہ سرور عالم صلی اللہ
 علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا بدترین زبان راجی
 کرتا ہے بیچ آبرو کسی مسلمان کی ناحق اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَعْتَدَ رَاٰی اَخِيهِ فَلَكَ تَبِعٌ ذُرَّةً وَكَفَرٌ قَبْلَ
 عُدُوِّكَ اَنْ عَلَيكَ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكِّيٍّ وایت کیا اسکو
 بیعتی نبی جابر سے یقینی جو کوئی عذر چاہی طرف بہائی اپنی کی آور
 حذر قبول نہ کری ہو گا گناہ اوپر مانند گناہ صاحب اہلاری کی جہا
 مکمل و سکو کشتی ہیں جو راہ میں بیٹھ کر سودا گردن اور سافروں سے
 بغیر حق شرع کی کچھ چیز مال ادنیٰ سے لیتا ہے اور یہ بڑا گناہ جان تو
 نیک بخت کری تجھ کو اللہ تعالیٰ کہ حق دینی بہائی بندی کا بہت
 ہی سب حقوں سے اس واسطی کہ حق قربت نسبتی کی واسطہ
 مان باپ ہیں اور بہائی بندی دینی میں واسطہ خدا اور رسول
 کریم باپ سب مومنوں کی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَللّٰہِیْ اَوْفِیْ
 بِالْمَوَدَّۃِ مِیْنِیْنِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَنْ وَاَجَلُہُمْ اَمَّتَاتُہُمْ اور قرارت
 میں ابی بن کعب کی پڑا گیا و مَوَاتٌ لِّمُحَمَّدٍ یَعْنِیْ نَبِیِّ صَلی اللہ علیہ

والدہ و سلم اولیٰ ہیں ساتھ تسبیح کی سونہونین جانوں اور مکی سی او
 بیسیان حضرت کی مائیں ہیں سونہون کی اور حضرت باپ ہیں
 مومنوں کی اور سیواسطی اللہ تعالیٰ فی فرمایا اِنَّا اَتُوْهُمُوهَا اِخْوَةً
 فَاصْلِحُوْهُ اُولٰٓئِكَ اَخَوٰیْکُمْ یعنی سب مومن آپس میں بہائی ہیں صلح
 کرو ورتیان بہائیوں اپنی کی بنا بر بہائی بندی دینی کی ملائکہ اور
 مومنوں کی استغفار کرتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ
 الْعَرَبَ وَ مِنْ حَوْلَہٗ یُحِبُّوْنَ یُحِبُّ رِیْبَہُمْ وَ یَسْتَغْفِرُہُمْ وَلِلَّذِیْنَ
 اٰمَنُوْا الْاٰلِیَہٗ اَوْ فَرَمَاتَاہِی اَللّٰہُ یَسْتَحِبُّہُمْ یُحِبُّ رِیْبَہُمْ وَ یَسْتَغْفِرُہُمْ
 لِحَبْلِہٗ فِی الْاَرْضِ یعنی خالان غرض اور وہ ملائکہ جو گرد او سکی ہیں تسبیح
 کرتی ہیں ساتھ حمد پروردگار اپنی کی اور مغفرت مانگتی ہیں واسطے
 اون لوگوں کی جو ایماندار ہیں اور ملائکہ تسبیح کرتی ہیں ساتھ حمد
 پروردگار اپنی کی اور واسطی اہل نبی کی مغفرت چاہتی ہیں سوال
 اگر حق بہائی بندی نبی کا بہائی بندی نسبی اور اور حقو نسبی بالاتر ہی
 تو پروردگار نبی بہائی بندی نسبی کو کیوں پہلی لکھا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
 وَ اُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مِنَ الْمُنٰہِیْنَ
 وَ الْمُهَاجِرِیْنَ یعنی اقربا ہی نسبی بعضی ساتھ بعضی کی اولیٰ اور بہترین
 مومنوں اور مہاجروں ہی اور تسبیحی سیرا شب قرابت نسبی میں ہی قرابت

اسلامی بن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّدَقَةُ عَلَى
 الْمَسْكِينِ صَدَقَةٌ وَبِیْ ذِی الْقَرْحِیْنِ ثَلَاثُ صَدَقَاتٍ وَصَلَّیْکُمْ رَوَّایْتُ
 اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے سلیمان بن عامر سے
 یعنی صدقہ دینا مسکین کو ثواب ایک صدقہ کی کار کتہا ہی اور وہ
 قرابتی کو دینا دو ثواب رکتہا ہی ایک صدقہ کا اور ایک صلہ رسم کا
 جواب قرابت نسبی وغیرہ جسکا اوپر ذکر ہوا ہی اور سب میں اسلام
 شرط ہی اور سب جگہ اسلام معتبر ہی یعنی آیت کی وہ ہیں کہ قرابت
 جو مسلمان ہیں مومنوں ہی اور مہاجرین جو قرابت نسبی نہیں کہتی
 وہ بتر ہیں اور عداوت مقدم اور مراد حدیث کی وہ ہی کہ صدقہ دینا
 مسکین مسلمان اجنبی کو ایک ثواب کتہا ہی اور ذی رحم کو دینا جو
 مسکین اور مسلمان ہو دو ثواب کتہا ہی سلیبی قرابتی اگر کافر ہوں
 میراث انکا نہیں پونچتی بلکہ عامہ مومنین کو پونچتی ہی اور بیت المال
 میں کہ خزانہ عامہ مومنین کا ہی داخل کیا جاوی اگر آپ ہی کافر ہو اگرچہ
 فقہ اور کتابی پر واجب ہی لیکن محبت اور دوستی اس سے کڑیا گیا
 بلکہ نیراری کرنا چاہی فرمایا اللہ تعالیٰ فی مَآکَانَ النَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ آمَنُوا
 اَنْ یَّسْتَخْضِرُوا النَّاسَ کَیْلاً وَکَیْلاً اُولَیْ قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ
 لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْکِذْبِ وَ مَآکَانَ اَسْتَغْفَارِ اَبْرَہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

مَوْحِدٌ وَوَعَدٌ عَاكِفٌ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّكَ عَدُوٌّ لِّدِينِهِ بَرَزَ مِنْهُ لِعَنِي
 نَسِيبُ اللَّاتِ بِهَوَاتَانِي كَوَاوِرِ مَسْنُونِ كَوَاوِرِ مَغْفَرَتِ جَاهِلِينَ وَاسْطَى شَرِّ كَوَاوِرِ
 اَكْرَبِ وَهْ هَوَاتَانِي قَرَابَتِي اَبْدَاسِكِي كَهْ ظَاهِرُ وَاسْطَى اَوَّلِكِي كَهْ دَوْدُ وَنَحْوِ هِنِ
 اَوْزَتَهَا مَغْفَرَتِ جَاهِلَتَا اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوَاوِرِ مَغْفَرَتِ جَاهِلَتَا اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ
 وَعَدِي كِي كَهْ اَوَّلِكِي بَابِ نِي اَوَّلِي وَعَدَه كِيَا تَهَا كَهْ مَسْلَمَانِ هُوَ كَا اَحَبِ
 ظَاهِرِ اَوَّلِكُو كَهْ يَهْ خَدَا كَا شَمَنِ هِي اَوَّلِي سِي نِي زَارِي كِي فَاَنَدَه حَدِيثِ
 كُلُّ نَسِيبٍ وَصِيهِهِ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا نَسِيبِي وَصِيهِهِ حَدِيثِ
 صَحِيحِ هِي بِنِ عَسَاكِرِنِي اِبْنِ عُمَرَ سِي رَوَايَتِ كِي لِعَنِي هَرِ قَرَابَتِ نَسِيبِي اَوْزَتَا
 خُسْرِي اَوْزَتَا مَادِي كَهْ هُوِي وَهْ قِيَاسَتِ كِي وَزِ مَنقَطِعِ هُوَ جَاوِي كِي مگر
 قَرَابَتِ نَسِيبِي اَوْزَتَا سِيرِي مَرَا وَحَضَرَتِ كِي نَسِيبِي هِي كَهْ قَرَابَتِ
 سَبِ مَسْنُونِ وَغَيْرَه كِي مَنقَطِعِ هُوَ جَاوِي كِي مگر قَرَابَتِ پَاكِ سِيرِي بَلَكِ
 مَرَا وَهْ هِي كَهْ تَمَامِ مَسْلَمَانِ فَرْزَنْدِ سِيرِي هِنِ نَسِيبِ اَوْزَتَا مَسْنُونِ كَا
 مَنقَطِعِ نَسِيبِ اَوْزَتَا مَرَا وَغَيْرَه كِي مَنقَطِعِ هُوَ كَا وَنَسِيبِ اِسْتَفْسِيرِ هَرِ وَهْ
 كَهْ اَللّٰهُ تَعَالٰی مَسْنُونِ كِي مَنِ مَنِ فَرَمَاتَا هِي وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ
 ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ
 مِنْ شَيْءٍ لِّعَنِي وَهْ لَوَكِ كَهْ اِيْمَانِ لَّائِي هِنِ اَوْزَتَا اَوَّلِكِي تَابِعِ اَوَّلِكِي
 هِي اِيْمَانِ مَنِ اَوَّلِكِي اَوَّلِكُو كَهْ هَشْتِ مَنِ سَابِقَهْ مَرْتَبِي بَابِ مَنِ كِي مَلَا

[illegible]

واسطہ اعلم سائقین شہر اور بعض حقون ہی وہ ہی کہ بندہ اپنی اختیار
 سی اپنی اور پر لازم کر لی اور یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں ہی اور
 آویسوں کی حقون میں ہی اور ہر ایک انہی تین قسم پر ہی قسم
 وہ ہی کہ سبب واجب ہونے اور کی کا عبادت ہو وہی دوسرا وہ کہ سبب
 واجب ہونی اور کی کا گناہ ہو وہی تیسرا وہ کہ سبب واجب ہونی
 اور کی کا کوئی امر مباح ہو فصل حق اللہ تعالیٰ کا کہ سبب واجب
 ہونی اور کی کا طاعت ہی وہ نذر ہی ساتھ عبادت کی اگر نذر کر
 ساتھ عبادت مقصود کی کہ جنس اور عبادت کی فرض ہو وہی سی
 نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج وہ نذر بدون شرط کی ہو یا ساتھ اس شرط
 کی کہ موجب شکر کا ہو نعمتوں دینی یا دنیوی سی چنانچہ کہی کہ جو بیمار
 میرا چنگا ہو جاوی یا کوئی گیا ہو آ جاوی تو روزہ رکھوں گا میں پورا
 کرنا ایسی نذر کا فرض ہی بعد واجب ہونیکے یعنی سبب پائی جانے
 شرط کی بیچ صوت ثانی کی فرمایا اللہ تعالیٰ فی وَلَیُّوْهُوَ اَنْذَرُہُمْ
 یعنی اور چاہی کہ پوری کریں منتیں اپنی اور جو کہ ساتھ عبادت
 غیر مقصود کی کری چنانچہ نذر کری کہ واسطی ہر نماز کی تازہ وضو
 کیا کر زنگا پورا کرنا اور سکا سبب ہی وہی نہیں ہی اور نذر یا تازہ
 کسی گناہ کی باطل ہی چنانچہ کہی کہ جو فلاں بیمار میرا چنگا ہو جاوی تو

تو گیت گواہوں کا یا ناچ کر اؤن کا فرمایا حضرت فی لا تَدْرِي فِيْ مَصْرِفِهِ
 اللہ یعنی نذر کرنا ساتھ گناہ کی جائز نہیں ہی اور نذر ساتھ کسی مریض
 کی ہی لغوی اور نذر کرنا سوا می خدا کی واسطی خمیر یا کسی کی و لیغوی
 گناہ ہی قریب شرک کی فصل بیچ حق اللہ تعالیٰ کی کہ سبب
 اور کما مریض ہی مانند کفارہ قسم کی بعضی اوقات میں اور قضا
 رمضان کی بعد افطار مسافر یا بیمار کی واسطی وزہ رمضان کی کہ
 سبب واجب ہونی قضا کا ہی فصل بیچ حق اللہ تعالیٰ کی کہ سبب
 اور کما عصیت ہی مانند حد و دکی کہ سبب زنا یا چوری یا شراب پینی
 یا ہمت لگانی زنا کی واجب ہوتی ہیں اور کفارہ کی کہ سبب افطار
 روز کی یا سبب قتل خطا کی یا ظہار کی واجب ہوتی ہیں فصل بیچ
 حق العباد کی کہ سبب اور کما طاعت ہی جیسا کہ وفا کرنا کسی کی عہد کا
 کہ ضروری فرمایا اللہ تعالیٰ فی وَ اَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ
 مَسْئُوْلًا یعنی وفا کرو عہد کو بیشک عہد پوچھا جاوی گا ساتھ اسکی
 فرمایا حضرت نبی العہدۃ دینار وایت کیا اسکو طبرانی فی علی اور
 ابن مسعودی اور روایت کیا ابن عباس کہ فی علی ہی اور انہوں نے
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی العہدۃ دینار وایت کیا اسکو طبرانی فی علی اور
 اَخْلَفَ وَبِئْلِ الْمِنْ وَعَدَ ثُمَّ اَخْلَفَ وَبِئْلِ الْمِنْ وَعَدَ ثُمَّ اَخْلَفَ یعنی

دہندہ حکم قرض کا کہ کتابی ہا کہ کتابی ہی اور کی جو وعدہ کریں پھر وفا
 نہ کری یہ کلمہ تین بار تاکیدی فرمایا اور بخاری و مسلم میں ابی ہریرہ سے
 مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا آیتُ الْكُفَّارِیْنَ تِلْكَ اَیُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ
 صَاحِبُهَا وَنَحْمُوْهُ اِنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ اِذَا تَفَقَّاهُ اِذَا اخَذَتْ كَذِبًا
 وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اُتْمِنَ خَانَ یعنی نشانی منافق کی تین ہیں
 مسلم میں زیادہ لایا اور کہا اگرچہ روزہ رکھی اور نماز پڑھی اور کبھی کہ
 میں مسلمان ہوں ایک نشانی وہ کہ جب بات کہی جو ہوشم کہی اور
 جب وعدہ کریں وفا نہ کری اور جب اوسکو امانت سونپی جاویں جیسا
 کری اور عبداللہ بن عمر سے مروی ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے کہ چار چیزیں ہیں جس میں بی چاروں ہوں وہ منافق ہی جب
 اوسکو امانت سونپی جاویں خیانت کری اور جب بات کہی جو ہوشم
 کہی اور جب عہد کری پورا نہ کری اور جب لڑی جہاگڑی ساتھ
 کسی کی گالی دی اور حق العباد کہ سبب اوسکا ایک امر مباح ہووے
 وہ قرض ہی اور مانند اوسکی کہ بسبب بول لینی اور بچنی اور اجارہ
 دینی اور اجارہ لینی اور عاریت لینی اور امانت لینی اور قرض لینی
 اور نکاح اور مانند اوسکی کی لازم ہوتا ہے اگر ناان حقون کا یعنی سنوچنا
 بچھی ہوئی مال کا بعد قبض کرنے قیمت کی خریدار کو اور سونپنا

شرگاہ کا خاوند کو اور سو نپنا مکان کا سبب شخص کو اور پورا دینا
 قیمت کا اور قرض اور صرا اور اجرت کا اور پیر و مینا عاریت کا اور نہت
 کا اور مانند اونکی کا فرائض سی ہی او حقون اللہ تعالیٰ کی سی کہ احتیاج
 مغفرت کا کہتی ہیں اولی واسطی اور کی ہیں اور ضایع کرنا ان حقوق کا
 اور نہ ادا کرنا قرضوں کا احتمال عدم مغفرت ہونی کا سی فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم فی یَقْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلِّ ذَنْبٍ إِلَّا الذَّنْبَ الْيَدَّ
 کیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غمشی یعنی بخشا جاوے گا واسطی شہید
 کی ہر ایک گناہ سوای قرض کی اور فرمایا مَطْلُ الْغَنِيِّ ظَلَمٌ اور آیت
 کیا اسکو بخاری و مسلم نے ابی ہریرہ سی یعنی دیر کرنا مالدار کا ادائی
 قرض میں ظلم ہی ایک جنازہ آگے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
 لایا گیا پوچھا آپ نے کیا اسپر کسی کا قرض ہی کہا لوگون نے نہیں
 اپنی او سپر نماز پڑھی اور ایک جنازہ آیا پوچھا کہ اسپر کیا قرض
 ہی کہا لوگون نے ہی پوچھا کچھ مال چھوڑا ہی کہا لوگون نے ہاں
 تین وینار آپ نے او سپر نماز پڑھی تیسرا جنازہ آیا پوچھا اسپر کیا
 قرض ہی کہا لوگون نے ہاں تین وینار پوچھا کچھ مال چھوڑا کہا لوگون
 نے نہیں فرمایا تم اسپر نماز پڑھو یعنی میں نہیں پڑھتا تم پڑھو اب وقتاؤ
 نے کہا یا رسول اللہ اسکا قرض مینی اپنی او پر لیا آپ نماز اسکی پڑھیں

اوس وقت اپنی نماز پڑھی بخاری نے سلم بن اکوع سے روایت کی اور
 بغوی نے شرح السنہ میں ابی سعید خدری سے روایت کی کہ ایک
 جنازہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اس پر قرض ہی
 کہا لوگون نے ہاں پوچھا حضرت نے کہ موافق ادای قرض کی مال
 چوڑا ہی کہا نہیں فرمایا آپ نے کہ تم اوکلی پڑ ہو حضرت علیؑ نے کہا
 کہ اوسکا قرض میں نے اپنی زمی لیا اوس وقت اپنی نماز پڑھی اور
 فرمایا علیؑ کو کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو بند سی بائی دیوی جیسی توئی اپنی
 یار کو بند سی بائی دی مستلم نے ابی قتادہ سے روایت کی کہ ایک مرد
 نے کہا یا رسول اللہ اوس حال میں کہ بنگلہ کفار پر موندھ مینی کیا ہو
 اور پٹھانہ مندی ہو تو کیا اللہ تعالیٰ گناہ میری بخششی گا فرمایا ہاں مگر قرض
 اسطرح حیرٹل فی مجھ کو کہا اور واسطی ادای مہر کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
 وَأَوُّ النَّسَاءِ صِدْقًا قَاتِلَةً عَجَلَةً لِّعَنِّي عَوْرَتُو نَكَود و مہراؤ کی خوش ملی
 سی یا مال حلال سی بی شہبہ زینبار دیانت کی اور فرمایا اعطوا اہل حینا
 اَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَحْبِطَ عَرَقُهُ کہ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابن مسعود
 اور ابو یعلیٰ نے ابی ہریرہ سے اور طبرانی نے جابر سے اور حاکم اور ترمذی
 نے انس سے یعنی مزدور کو دے مزدوری اوکلی پہلی اسکی کہ نہ سوکھی سنیا
 اوسکا اور فرمایا حضرت نے اِذَا دَعَا رَجُلٌ اِمْرَاَتَهُ اِلَى فِرَاشِهِ جَوَابَتْ نِفَاسًا غَضِيْبًا

اَنْتَ يَا لَئِيْكَ حَتّٰى لَقِيْتُمْ رَوَايَتِ كَيْفَا سَكُوْخِجَارِيْ وَسَلْمَنِيْ اَبِيْ سَرِيْرٍ سَيِّدِيْ
 سَبِّحْ رَايَتِيْ بِيْ كَوَايِيْ سَبِّحُوْنِيْ سَبِّحُوْا وَيْ اَوْرُوْهُ اَنْكَار كَرِيْ سَبِّحْ رَوَايَتِيْ
 هُوَ كَرِيْ سَبِّحُوْا وَيْ تُوْفَرُشْتِيْ صَبَّحْ كَلْ وَسْ عَوْرَتِ پَر لَعْنَتِ كَرْتِيْ هِيْنَ فَرَايَا
 اَسَدِ تَعَالٰى نِيْ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُوْذُوْا اَكْمَانَاتِ اِلَى اَعْمَلِهَا لَقِنِيْ
 اَسَدِ تَعَالٰى حَكْمِ كَرْتَا هِيْ تَكْمُوْيه كِه پُوْنِچَا دُو اَمَانَتُوْنِ كُو اَدَكِيْ مَا لَكُوْنِ كِه
 فَصْلِ اَكْر كُوْنِيْ اَرَادَه قَرْضِ اَوَا كَرْتِيْ كَار كَتَا هُوَا اَوَا سَكُوْ سَبِّحْ رَوَايَتِيْ
 اَوَا مَرَجَا وَيْ تُوَا سَبِّحُوْ كِه اَسَدِ تَعَالٰى اَخْرَتِ مِيْنَ قَرْضِ خَوَاهِ اَوْسَكِيْ كُو
 رَايَتِيْ كَرْدِيْ اَوَا سَكُوْ هَبْشْتِ مِيْنَ لِيْجَا وَيْ فَرَايَا رَسُوْلِ اَسَدِ صَلِيْ اَسَدِ
 عَلَيْهِ وَاَلِهْ وَسَلْمَنِيْ مَنَ تَدَايِنَ بِيْدِيْنِ وَفِيْ نَفْسِيْهِ وَفَاءُ هُوَ تَقَرَّ مَاتِ تَحَاوَرْ
 اللّٰهُ عَنْهُ وَارْضِيْ عَرِيْمَةً بِمَا سَأَلُوْكُمْ مِّنْ تَدَايِنَ بِيْدِيْنِ وَلَيْسَ فِيْ نَفْسِيْ
 وَارْضِيْ هُوَ تَقَرَّ مَاتِ اَقْصَلْ اللّٰهُ تَعَالٰى لَعْنَتِيْهِ مُدِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَايَتِ
 كَيْفَا اَسَكُوْ حَاكَمَنِيْ اَبِيْ اَمَامَةِ سَيِّدِيْ جَو كُوْنِيْ مَعَالِمِ كَرِيْ اَوَا قَرْضِ اَوَا سَبِّحْ
 لَّا زَمَّ هُوَا اَوْرُوْه اَرَادَه اَدَا كَرْنِيْ اَوَا سَكُوْ كَار كَتَا هُوَا اَوَا مَرَجَا وَيْ اَسَدِ
 اَوَا سَكُوْ خَشْدِيْ كَا اَوَا قَرْضِ خَوَاهِ اَوْسَكِيْ كُو رَايَتِيْ كَرْتِيْ كَا اَوَا جَو كُوْنِيْ مَعَالِمِ كَرِيْ
 رَوَايَتِيْ اَوَا سَبِّحْ اَوَا نِيْ اَوَا كِيْ نَر كَتَا هُوَا جَو خُصْ دَلَا وَيْ كَا اَسَدِ تَعَالٰى تَقَرَّ
 اَوْسَكِيْ كُو رَوَايَتِيْ سَبِّحْ كِيْ اَوَا طَبْرَانِيْ اَوَا حَاكَمَنِيْ سَبِّحْ اَبِيْ اَمَامَةِ سَيِّدِيْ مَاتَرَا سَكُوْ
 رَوَايَتِ كِيْ هِيْ سَابْتِهْ اَسْ عِبَارَتِ كِيْ مَنَ اَوَا دِيْ نَا وَجُوْهَ مَوْنِيْ اَنْ هُوَا

بُرِّدَ لَكَ مَمَاتٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بِمَا فِي الْقِسْمَةِ إِنِّي لَأَتَّخِذُ بِسَيِّدِي مُحَمَّدٍ
 وَمُؤْتَمِدًا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَيُجْعَلُ فِي حَسَنَاتِ الْآخِرِينَ كَمَا تَكُنُ لَهُ حَسَنَاتُ
 الْآخِرِينَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ الْآخِرَةِ فَيُجْعَلُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ مِزَانٌ مِزَانُ
 آدَامِي قَرْضِ كَانِزِ كِتَابِ هُوَ قَرِيبٌ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى كَمَا مِنْ مَنَدِي سَبِي كَاحِشٍ
 سِي لَوْنِ كَا پَرِ نِگِيَانِ قَرْضِ دَارِ كِي قَرْضِ خَوَاهِ كُو دَلَايِ جَاوِ نِگِي آوَرِ جَوِ نِگِيَانِ
 مَنُونِ كِي تَوْبِدِيَانِ قَرْضِ خَوَاهِ كِي قَرْضِ دَارِ پَرِ رَكْشِي جَاوِ نِگِي آوَرِ طَبِ رَانِي نِي
 ابْنِ عَمْرِئِ وَآيَتِ كِي كَهْ حَضْرَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي قُرْآنِ
 دُ قِسْمِ مِ بْنِ عَمْرِئِ قَرْضِ دَارِ آوَلِ وَهْ كَهْ مِزَانِ آدَامِي قَرْضِ كِي
 رِ كِتَابِ هُوَ سَوِيْنِ وَآلِ وَكَاهُونِ عَمْرِئِ آوِ سَكُو خَشَاوْنِ كَا آوَرِ اللَّهِ تَعَالَى
 سِي قَرْضِ وَكَاهُونِ كَا آوَرِ دُ وَكَاهُونِ كَا مِزَانِ آوَرِ مِزَانِ آوَرِ مِزَانِ آوَرِ مِزَانِ
 نِزِ كِتَابِ هُوَ پَكِزِ آوَرِ مِزَانِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ
 آوَرِ مِزَانِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ
 كَهْ سَبَبِ آوَرِ مِزَانِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ
 يَالِي لِيْنَا مَالِ بَهْ نِزِ رِدْ سِي يَآوَرِ كِرْ نَا يَآوَرِ خِيَانَتِ كِرْ نَا يَآوَرِ كِرْ نَا
 كِرْ نَا يَآوَرِ كِرْ نَا يَآوَرِ كِرْ نَا يَآوَرِ كِرْ نَا يَآوَرِ كِرْ نَا يَآوَرِ كِرْ نَا
 وَآوَرِ كِرْ نَا مَالِ كَا آوَرِ رَاضِي كِرْ نَا مِزَانِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ
 آوَرِ مِزَانِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ وَكَاهُونِ

قرأ یا حضرت فی الدعا وینزل اللہ فی یومئذ لا یقبول اللہ بہ شیئاً
 ویدخل لا یترک اللہ مہم شیئاً ویدخل یومئذ لا یقبول اللہ آمناً الذی یوان اللہ
 لا یقبول اللہ فالشیرک واما الذی یوان الذی لا یقبول اللہ بہ شیئاً
 فظلم العبد نفسه فیما بینہ و بین ربہ من صوم و رکعة
 او صلوة ثم کما وان اللہ تبارک و تعالیٰ یغفر ذلک و یجاوز لمن یشاء
 واما الذی یوان الذی لا یدک اللہ مہم شیئاً فظلم العبد
 بعضہم بعضاً کا قصاص لا محالة روایت کیا اسکو حاکم اور احمد
 فی عائنہ یعنی اعمال نامی میں قسم کی میں ایک وہی کہ اسد تعالیٰ
 اسکو کچھ نہیں گنتا اور دوسرا وہی کہ اس میں کچھ نہیں گنتا اور تیسرا
 وہی کہ اسکو ہرگز نہیں گنتا پھر وہ نامہ کہ اسکو ہرگز نہیں گنتا
 وہ شرک ہی اور وہ نامہ کہ اسکو کچھ نہیں گنتا وہ ظلم ہندی کا ہی
 اپنی جان پر سائد ترک کرنی حقون اسد تعالیٰ کی ترک کرنی نماز
 اور روزہ اور زکوٰۃ کی ہی سو اسد تعالیٰ گنتا ہی اسکو واسطی
 چاہتا ہی اور یہو کی لٹی ہی جو قصد ترک نہ کری اسلمی حدیث صحیح
 مسلم میں وارد ہی بین العبد بین الکفر ترک الصلوة یعنی
 ملائی والی چیز در میان بندہ اور کفر کی ترک نماز کا ہی اور جامع مؤمن
 ہی من ترک الصلوة متبعداً فقد کفر جہاداً یعنی جو کوئی ترک کر

نماز کو قصد آپس وہ کافر ہی ظاہر اور وہ نامہ کہ اس کی پچھلین جو تہا
 وہ ظالم بندو گاہی ایک کا دوسری پراوس میں عوض اور قصاص ہوگا
 البتہ اور ظلمانی اور مانند انکی سلمان سی اور بنارنی یون ہی آپس
 روایت کی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کہ جو کوئی ہو
 مزدیک او سکی مظلمہ واسطی بہائی اپنی کی چاہی کہ دنیا ہی میں اس
 سی بخشوالی کہ دن قیامت میں نہ اشرفی ہی نہ روپیہ جو ظالم کی
 پاس نیک عمل ہوگا بقدر ظلم کی تو وہ نیک عمل اسکا لیکر مظلوم کو
 دیا جاوے گا اور جو نیک عمل ہوگا تو گناہ مظلوم کی اوٹھا کر ظالم پر
 رکھی جاوے گی روایت کیا اسکو بخاری فی ابی ہریرہ سی و مسلم اور ترمذی
 ابی ہریرہ سی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فی صحابہ سی پوچھا کہ مفلس کون ہوتا ہی اوہنون فی کہا کہ مفلس
 وہ ہوتا ہی جو مال و متاع نہ رکھتا ہو حضرت ثانی فرمایا کہ مفلس امت
 میری ہی وہ کوئی ہوگا کہ روز قیامت میں حاضر ہوگا ساتھ نماز و روز
 اور زکات کی لیکن سیکو گالی دی ہو اور سیکو تہمت زنا کی لگائی ہو
 اور سیکو مال کہا گیا ہو اور سیکو خون کیا ہو اور سیکو مارا ہو پھر
 بیٹھا یا جاوے گا اور بدلا یا جاوے گا اس سی ہر ایک شخص نیکیان اسکی
 لی لیوے گا پھر جب نیکیوں اسکی سی کچھ باقی نہ رہی اور تمام حقوق کہ اسکی

ذمی پر ہوی ہون اور انہوی ہون تو لئی جاوین گناہ مثلاً رسول کی
 اور اوپر رکھی جاوین پھر وہ دوزخ میں ڈالا جادی اور فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی مَآئِنِ رَجُلٍ یَضْرِبُ عِبْدَہُ إِلَّا قَتْلَہُ
 یَوْمَ الْقِیَامَةِ روایت کیا اسکو ہزار اور طبرانی فی معجم ص ۱۰۱
 سی مانند اسکی یعنی کوئی مرد نہ ہو کہ مارا ہو غلام اپنی کو گمیریہ کہ
 لیا جاوے گا اس ہی روز قیامت کی اور سیطرح حاکم فی سلیمان اور
 ابن سعد وغیرہم سی وایت کی اور سیطرح طبرانی فی ابی امامہ اور
 ابی ہریرہ اور انس سی وایت کی اور ہنادی ابراہیم نخعی سی وایت
 کی کہ کہا کہ ایک جماعت صحابہ و تابعین کی کہتی تھی کہ اگر ایک مُرنی
 ایک مرد کو کہا ائی کئی یا ائی سوڑیا ائی گدہ پی رسول اللہ تعالیٰ روز قیامت
 کی پوچھی گا کہ تونی دیکھا تھا کہ میں فی اسکو کتیا سور یا گدہ پاسبدا
 کیا تھا فائدہ ظالم جیسی سلمان پر حرام ہی ذمی پر ہی حرام ہی کہ عہد
 ذمی کی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ظلم کرنی سی ذمی پر
 عہد شکنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لازم آتی ہی فرمایا حضرت
 فی من قَذَفَ ذِمَّتِیَ اِلَیْہِ حُدَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِسِیَاطِیْنِ نَارٍ روایت کیا
 اسکو طبرانی فی واثلہ بن الاسقع سی یعنی جو کوئی تمت زنا کی کرے گا ذمی پر
 اسکو روز قیامت کی حدیاری جاوے گی آگ کی کوڑوں سی اور فرمایا اَلَا مَنْ

تَلَكُم مَّا مَلَائِكُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنْ حَتَّىٰ أَوْكُفُّهُ فَوْقَ طَائِفَةٍ أَوْ لَعَنَهُ كَذِبًا
 شَيْئًا يَدْعِي بِطَيْبِ النَّفْسِ لَنَا حَتَّىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ خَيْرٌ مِنْ هَذَا
 كَوْنِي نِيَاكُم كَرِيكَ دَمِي بِرِيَاكُم كَرِيكَ حَقِّ اَوْسَكِي هِي يَا تَكْلِيفِ دِيكَ اَوْسَكُو زِيَادَه
 طَاقَتِ اَوْسَكِي هِي يَالِي اَوْسَكِي هِي كَوْنِي خَيْرِي رِضَا مَنَدِي اَوْسَكِي كِي تَوِينِ
 جِدْكَ اَكْرَدِيكَ سَا تَه اَوْسَكِي قِيَاسَتِ كِي دَن فَائِدَه جَانَا جَاهِي كِي كَوْنِي
 گناه هُو سَوَا شَرِكِ كِي جَزَا اَوْسَكِي مَتْنَاهِي هِي اَكْرَجَه اَنْتَاهَا اَوْسَكَا كِي شَرِ اَوْشَدِي
 هُو سَوَا مَوَافَقِ اس حَدِيثِ كِي وَهِي كِي حَقُّقِ عِبَادِ وَخُصُوصًا مَظَالِمِ هَر گَز
 مَحَلِّ چُو طَرِي جَاوِي نِگِي بَدَلَا اَوْسَكَا ضروري مَنظُورِ هُو نَكُو ثَوَابِ ظَالِمُونِ
 نِيَكِيُونِ كَا دِيَا جَاوِيكَ جَبِ كَوْنِي نِيَكِي اَوْسَكِي نَه رِيگِي تَبِ گناه مَظَالِمُونِ
 ظَالِمُونِ پَر كِي جَاوِي نِگِي اَو اَوْسَكُو دَرِخ مِينِ دَاخِلِ كَرِي نِگِي بِحَرَجِ بَدَلَا بَرِيگِي
 تَامِ هُو كَا اَكْرَجَه دِت طَوِيلِ مِينِ هُو اَو رِيوسِ مَنظَالِمِ مَظَالِمِ سِي پَاكِ
 هُونِگِي اَوْ سَوَقَتِ جَنَّتِ مِينِ دَاخِلِ كِي جَاوِي نِگِي سَا تَه سَبَبِ اِيْمَانِ
 كِي كِي بَدَلَا اِيْمَانِ كَا هِمِيشَه رَهْنَا بَهشتِ كَا هِي اَسِي طَرَحِ اِمَامِ بِيَقِي نِي
 كَا لِيكِنِ شَاسَتِ مَظَالِمِ سِي كَبِي هُو تَاهِي كِي اِيْمَانِ چَا تَارِ هَتَاهِي نَعُو
 بَايَدِ مَنَاهَا اَبَدِ تَعَالِي صَدِّ وَرِ مَظَالِمِ سِي اِيْنِي پَنَاهِ مِينِ مَارِ كِي بِمِيتِ
 مَبَاشَتِ دِرِ پِي اَزَارِ وَهَر چُو خِي كِي نِيكِي وَرِ شَرِيعَتِ مَا خِي اَز مِينِ گناه نِيستِ
 لَيْسَ شَرِيعَتِ مُحَمَّدِي مِينِ مَانَدِ مَظَالِمِ كِي كَوْنِي گناه نِينِ هِي وَآمَدِ

اگر کسی ذمہ منظام ہو اور اس سے توبہ کبریٰ اور ظلم کرنی سے پرہیز
 کری اور واپس کرنا منظام کا اور رائے ظلم و مومن کا متقدور اور اسکی
 سے باہر ہو تو اس صورت میں اسید ہی کہ اللہ تعالیٰ مدعیوں اور اسکی کو
 روز قیامت کی راضی کری اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 لِي رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي بَعْثْتَا بَيْنَ يَدَيَّ رَبِّ الْعَرْشِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَقَالَ
 أَحَدُهُمَا يَا رَبِّ خُذْ لِي سَطْلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْطَاكَ مَطْلًا فَقَالَ يَا رَبِّ
 يَبْقَى مِنْ حَسَنَاتِي شَيْءٌ فَقَالَ اللَّهُ كَيْفَ تَقْنَعُ لَمْ يَنْبَغِ مِنْ خَلْقِي شَيْءٌ فَقَالَ يَا رَبِّ
 يُحْمَلُ مِنْ أَوْزَارِي وَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِالْبُكَاءِ وَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ يَوْمٌ عَظِيمٌ يَوْمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَى أَنْ يُحْمَلَ
 عَنْهُمْ أَوْزَارُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَانْظُرْ إِلَى الْجَنَانِ فَرَفَعَ
 رَأْسَهُ فَقَالَ يَا رَبِّ أَرَى مَدَائِنَ مِنْ قِطْعَةٍ خُصْرٍ تَفْعَلُ وَمِنْ دَهَبٍ
 مُسَكَّلَةٍ بِاللُّؤْلُؤِ كَوَافِي بَنِي آدَمَ كَوَافِي صِدْقِ آدَمَ كَوَافِي شَهِيدِ هَذَا
 فَقَالَ لِمَنْ أَعْطَى اللَّهُمَّنَّ قَالَ رَبِّ وَمَنْ يَمْلِكُ ذَلِكَ قَالَ أَنْتَ
 يَمْلِكُهُ قَالَ إِيَّاهُ قَالَ لِعَفْوِكَ مِنْ أَخِيكَ قَالَ رَبِّ إِنْ قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى جُنْدٍ مِمَّنْ أَخِيكَ فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُوَ اللَّهُ وَأَصْلُهُ إِذَا تَبَيَّنَ فَإِنَّ اللَّهَ
 يُصْلِحُ صَبِيحَتَيْنِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَيْتُ كَيْمَا السُّكُوحَاكُمُ أَوْ يَهْقِي أَوْ

سعد بن منصور بن انس بن عتبی دوسرو امت میری ہی دوزخانی میں ہیں
 اگلی رب العزت کی چھڑ ایک کہی گا ای پروردگار میری منظمہ بہائی
 میری ہی لی اللہ تعالیٰ دوسرے کو فرما دیگا کہ وہی منظمہ بہائی اپنی کا
 وہ کہی گا ای پروردگار کوئی نیکی میری پاس باقی نہیں رہی اللہ تعالیٰ
 اوس منظمہ کو فرما دیگا کیا کرے گا تو نیکیوں اوسکی سی کچھ باقی نہیں
 رہی وہ کہی گا ای پروردگار گناہ میری بھسی وٹھالی اور اس بات
 سی چشم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی آنسو بہی لگی اور فرمایا
 کہ وہ روز سخت و زہو گا لوگ محتاج ہونگی اسی کہ کوئی گناہ میری وٹھا
 اللہ تعالیٰ منظمہ کو فرما دیگا کہ سر وٹھا اور دیکھ بہشت میں چھروہ سر
 اور وٹھا وگا اور کہی گا الہی شہر دیکھتا ہوں میں چاندی کی اونچی اونچی
 اور سونی کی بنی ہوئی بڑاؤ ساتھ سو تیوں کی واسطی کس بنی یا کس
 صدیق یا کس شہید کی ہونگی بی تمام شہر اللہ تعالیٰ فرما دیگا کہ بی واسطی
 اوسکی ہیں جو قیمت دیوی وہ کہی گا ای پروردگار کون سی مالک اس قدر
 قیمت کا اللہ تعالیٰ فرما دیگا کہ تو مالک قیمت اسکی کا ہی کسی کا کہ جس
 سنی اللہ تعالیٰ فرما دیگا ساتھ صاف کرنی ہتی اپنی کی بہائی اپنی کو وہ
 کہی گا یارب بخشا میں نی اوس سی اللہ تعالیٰ فرما دیگا کہ بکڑ ہندو کا
 اور بہشت میں لچا پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اسی لوگو

ہرگز نہ عذاب نہ کسی اور اصلاح آپس میں کرو کہ اللہ تعالیٰ روز
 قیامت کی مسلمانوں میں ہلاک کرادے گا جتنی واسطی جسکی چاہی گا اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن قیامت کی خبر بشتی لوگ
 بہشت میں جاویں گی اور دوزخی لوگ یعنی کفار و دوزخ میں جاویں گی
 ایک پکار شیر الپکارے گا کہ اے تمام اہل نظام آپس میں بشتد و ثواب
 نما را خدا پرستی روایت کیا اسکو خبرانی انشرسی او ایام ہلانی
 نہ اندہی کی امام محمد غزالی نے کہا کہ بی حد شین مجمل بیت اور
 اسو پر کہ نظامی توبہ کری اور آئیدہ کو چہ شری یعنی ظلم کرنا آوردہ
 لوگ آواب ہونی ہیں اللہ تعالیٰ انکی شان میں فرماتا ہی است
 کَانَ رُكَاةً اَيْنَ عَفُوًّا قُرْبَىٰ نِیٰ کما کہ یہ تاویل خوب ہی اور حکم عام
 نہیں ہی اگر عام ہوتا تو کوئی دوزخین داخل نہوتا سوال اگر کسی نے
 کسی پر ظلم کیا جان یا مال یا آبرو پر مظلوم کو بدل لینا اسکا جائز ہی
 یا نہیں چہ آپ بدل لینا مثل ظلم اسکی کو جائز ہی اور زیادہ اس
 حرام ہی اور نہ بدل لینا افضل اور اولی ہی فرمایا اللہ تعالیٰ فی کتابہ
 یُنْفِکُ الْعُقَدَ عَلَیْکُمْ لَعَنَیْ جَوْشِ کُرو او سپر مانند اسکی کہ اسنی ظلم کیا ہی
 سپر واسطی اباحت کی ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی کتابہ جَابِیْ
 قَیْرَ اَمْرٍ نَّیْلَ سَامِعٍ قِیْضَ مِیْہِ وَ کُنْ صَبْرٌ تَعْمُوْخِہُ لَیْسَ بِرِیْ

وَأَضْرِبْ دَمَاصِئْرَكَ إِلَّا بِاللَّهِ يَعْنِي اگر عرض کرو تم تو عفو فرمائید
 او کسی که تمپر کیا ہی اور جو صبر کرو تو صبر بہتر ہی واسطی صبر کرنے والوں
 اور صبر گرای محمد اور بنو کا صبر تیرا مگر ساتھ توفیق اور عوامہ کی اور
 اللَّهُ تَعَالَى نِي وَجَزَاءُ مَسِيَّةٍ سَيِّئَةٍ مِّنْكُمْ مَّا تَسْتَأْذِنُونَ
 وَأَخْرَجَهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ وَلَمَّا اتَّصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ
 فَأُولَئِكَ مَاهَلِكُكُمْ مِّنْ سَبِيلٍ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ
 النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
 وَلَمَّا صَبَرَ وَخَفَىٰ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ يَعْنِي بدلا برای کا وہ
 ہی کہ مانند او کسی ساتھ او کسی کیا جاوی بہر جو کوئی بدلانہ لی اور حاکم
 کردی اور ملاپ چاہی سو ثواب و سکا خدا پر ہی بیشک اللہ تعالیٰ
 ظالموں کو دوست نہیں رکھتا یعنی دشمن رکھتا ہی اور جو کہ عوض ہو
 بعد مظلومی اپنی کی سونین ہی او سپر کچہ بکڑ دینا اور آخرت میں جو
 کوئی کہ ظلم کری لوگوں پر اور فساد کری زمین میں ناحق اونکو
 عذاب ہی دروناک اور جو کوئی صبر کری اور بخش دی حق ظالم ہی کا
 بیشک یہ بہتر کامونی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 الْمُسْتَبَانَ مَا قَالَا فَعَلَى الْكَافِرِينَ مِنْهُمْ مَا لَمْ يَكُنِ الْمَظْلُومُونَ
 روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی لی بی ہر

یعنی وہ شخص کہ آپس میں بدگوئی کریں گناہ و دون کا اوپر ہی پہلی
 پہلی بڑا کما جب تک کہ سر از یاد نہ کری اور ہی کہ پہلی فی کما ہے
 اور فرمایا حضرت علیہ السلام فی السَّيِّئَاتِ شَيْطَانَانِ يَتَّبِعَانِكَ
 وَتَكْذَابَانِ روایت کیا احمدی اور بخاری فی ادب میں ساتھ ساتھ
 کی عیاض بن حماد سی یعنی وہ شخص کہ آپس میں گالی گلوچ کرتی ہیں تو
 شیطان میں آپس میں پیوستہ بکتی ہیں اور آپس میں جھوٹ بولتی
 ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ
 بِالَّتِي بِئِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَبِئَ
 حَمِيمٌ وَمَا يُلْقِمُهَا إِلَّا الَّذِينَ صَدَقُوا وَمَا يُلْقِمُهَا إِلَّا ذُو خَطِئَةٍ
 وَمَا يَكُفُّ عَنْكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ
 الْعَلِيمُ یعنی نیکی اور بدی برابر نہیں ہی ہو جو کوئی نیکی کر سکتا ہی ہی
 کیون اختیار کری بدی کو ساتھ نیکی کی رفع کر یعنی جو کوئی تیری ساتھ
 بدی کری تو بدی او کی نیکی کر اس عمل ہی بدی ہو سکی ہر طرف سے
 اگر اس طرح کری تو ہر جو کوئی ساتھ تیری دشمنی کہی وست یکڑا نہ چلا
 ہو جاوے گا اور نہ یکڑا نیکی اس صفت کو بگڑا ہر لوگ اور نہ یکڑا اس
 صفت کو بگڑا جو نزدیک خدا کی نصیبہ کامل کتاب ہی اور اگر تیرے
 دل میں وسوسہ پونچھی شیطان کی طرف سے کہ باز نہ کی اس عمل ہی

تو پناہ دے ہونڈہ ساتھ خدا کی بیشک خدا سنی والا جاننی والا ہی ہے
 پناہ دے گا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میری کئی غلام ہیں کہ
 بہک رہے ہیں کتنی ہیں اور میری خیانت اور نافرمانی کرتے ہیں
 اور میں ان کو مارتا ہوں اور گالی دیتا ہوں سو کیونکر ہوگا مجھ کو
 اونسی فرمایا حضرت نے کہ خیانت کرنا اور جھٹلانا اور نافرمانی کرنا
 اونکا ساتھ مار پیٹ تیری کی حساب کیا جاوے گا پھر جو مار پیٹ تیری
 گناہ اونکی سی کم ہوگی تو تجھ کو فضیلت ہوگی اور جو مارنا پٹنا تیرا
 موافق گناہ اونکے کی ہوگا تو برابر ہوگی اور جو مار کوٹ تیری
 گناہ اونکی سی زیادہ ہوگی موافق زیادتی کی تجھ ہی عوض لیا جاوے گا
 اوس مرونی روٹا اور شور کرنا شروع کیا فرمایا حضرت نے کیا تو نے
 قرآن نہیں پڑھا ہی وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا
 تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى
 بِنَا حَاسِبِينَ یعنی کہ میں گی ہم ترازو عدل کی دن قیامت کی سو
 نظام کیا جاوے گا کوئی کچھ اور جو ہوگا ظلم رائی کی دانی پھر تو لاؤنگی ہم
 اوس کو اور کافی ہیں ہم حساب کرنے والی اوس شخص نے کہا یا رسول اللہ
 کوئی بہتر چیز نہیں پاتا ہوں میں چاہا کرنی اونکی سی بیشک میں تم کو
 گواہ کرتا ہوں کہ اونکو آزاد کیا میں نے روایت کیا اس کو احمد اور

ترندی فی عائشہؓ سیبت بدی را بدی سہل باشد جزا ہا اگر مری
 آنسجی الی سن اسانچہ میل بیج خوبی خلق اور مری کی اور ہستی
 کہہ کرکی اند تعالیٰ فی حق میں رسول کریم کی فرمایا ہی و انک
 خَلَقَ عَلَیْہِ لَیْسَی بَشِیْکَ تُو او پر خلق بڑکی ہی اور فرمایا یَہِ دَہْخَہِ
 مِّنَ اللّٰہِ لَیْسَ تَکُفُّ وَ تُو کُفُّ فَنَظَّ اَغْلَیْظَ الْقَلْبِ لَا تَقْفُو لَہِ
 مَوَ لَکَ فَاَعَفَ عَنْہُمْ وَ اسْتَغْفَرَ لَہُمْ وَ شَاوِ دَہْخَہِ لَیْسَ سَبَبِ سَبَبِ
 خدا کی کہ تجھ پر ہی نرم ہو گیا تو واسطی لوگوں کی یعنی کریم و رحیم
 ہو تو او رجو تو بر خلق اور سخت دل ہوتا تو بیشک الگ ہو جاتی
 گرو تیری سو خشن تو قصور او کی اور دعایٰ سفرت کر تو واسطی
 او کی اگر کہ قصور کرین اور ہر کام میں ساتھ او کی مشورہ کر اور
 اسد تعالیٰ حق میں خاصون اپنی کی فرماتا ہی وَ مَیَّادُ الْاَرْنَہِ الْاَزْہِ
 یَمْسُجُونَ عَلَی الْاَرْضِ مَوْنَاوَا اِذَا خَاطَبُوْہُمُ الْکَاجِیْوَاوُنَ قَالُوْا سَلَامًا
 یعنی خاص بندی خدا کی وہ ہیں کہ چلتی ہیں زمین پر آہستہ اگر جاہل
 لوگ ساتھ او کی خطاب جہالت ہی کرتی ہیں تو وہ لوگ جواب میں
 او کی وہ بات کہتی ہیں کہ موجب سلامتی کی ہو ایذا اور گناہ ہی فرمایا
 مَعْرِیْہِ دَہْخَہِ جَو کُوئی ملائی اور مری سے محروم ہو سو وہ ہر چیز ہی
 محروم ہو اور روایت کیا اسکو مسلم فی جریدہ سی اور فرمایا بہت پیاری

تم میں کی نزدیک تیرے دو لوگ ہیں جو انفاق نیک کنی ہیں روایت
 کیا اسکو بخاری ابی بن عمری اور بخاری و مسلم میں ہی کہ روایت ایسا
 تم میں کا جو نیک خلق زیادہ تم میں ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم فی اِنَّ الْکُوفِیْنَ لَیْسُوْا بِکَیِّسٍ بِحُسْنِ خُلُقِهِمْ وَ رَجَعَتْ
 فَاَتَمَّ الْکَلْبِلَ وَ صَاحِبِ الثَّوْمَارِ روایت کیا اسکو ابو داؤد فی یعنی مشک
 موسن یا ابی بسبب نیک خوئی اپنی کی مرتبہ اوس کسیکا جو تمام
 رات نماز پڑھتا ہی آوردن کو روزہ رکنتا ہی اور فرمایا سو لہذا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی بَعِثْتُ کُلَّ مَثْبُوحٍ خُلُقٍ الْاَفْطَلِ روایت
 کیا اسکو امام مالک نے مؤطابین اور روایت کیا اسکو امام احمد فی
 ابی ہریرہ ہی یعنی اوٹھایا گیا ہوں میں تاکہ تمام کروں میں خوبی
 اخلاق کو اور فرمایا سو لہذا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ
 رَفَعَهُ اللّٰهُ روایت کیا اسکو ابو نعیم حلیہ میں ابی ہریرہ ہی حدیث
 تہی میں ہی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَاۤیِیْ وَالْعِظَّةُ اِذَا رِیْتُ فَمَنْ نَازَعَنیْ فِیْ حَیْ
 مَہِمَّا فَرَمِیْتُ فِی النَّارِ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن
 ماجہ فی ابی ہریرہ ہی اور ابن ماجہ فی ابن عباس سی اور روایت
 کیا حاکم فی ابی ہریرہ ہی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَاۤیِیْ فَمَنْ نَازَعَنیْ فِیْ رِدَاۤیِیْ
 فَصَنَعْتُ یَعْنِی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ کبریا اور تکبر چادر میری ہی

اور عظمت و بزرگی اتا میری ہی جو کہ ان کی فتح کیا ہے کہ گواہ
سپری ان و دونوں میں کسی ایک کو دلاؤں گا میں اس کو
دو تہ میں اور ایک روایت میں ہی جو کہ چار میری کہنی گواہ
کردن کا میرا اور سکو میرا اویم تراز گنج مقصود نشان ہے
کہ یا نہ سمیدیم تو شاید پس ہی : رَزَقْنَا اللَّهُ بَيْتَانَهُ رَبِّ
الْحَيْضَالِ مَا يَرْضَاهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى أَذْكَاءَ أُنْبِرَا وَالصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ وَالْبَرَكَةُ عَلَى رَسُولِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَمُتَّبِعِهِ

سُنَّتِي بِعَيْنِيهِ تَكَالِي

الحمد لله على اسانه كتاب حقیقه الاسلام فارسی و افغانی سخا و اندیانی نبی
قدس سره و کاتر جمیع دین و چنانکه نام حقیقه الاسلام ارو و بی واسطه نفع رسائی
کے باجارت، ابن الترحم المرحوم اور یہ کر کے حق تصنیف کے اس فاضل کمالیہ و حقیقت
محمد علی نجفی ان مالک مطبع علوی و فداول چھاپکر شایع کی امید کہ حق مطبع علوی کا
کہ کہ بلا اجازت کوئی ہر صاحب بیع و فراوین جس قدر نسخہ و کاز ہون مقام لکھنؤ مطبع علوی

طالب فراوين فتا الزعيم محمد باوارج

و فرستادند این امر که یک کتاب چوبی بودی
مطالع و طوی کی سینه و در مطالع شیت کی گئی فقط

